

سلام رضا پر طارق سلطانپوری کی پہلی تضمین پر اہل علم کا خراج تحسین

# جو اہر تضمین

مفکر عصر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری



رضا اکیڈمی لاہور







سلام رضا پر طارق سلطانپوری کی پہلی تضمین پر اہل علم کا خراج تحسین

# جواہر تضمین

مرتبہ

مفکر عصر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

## سلسلہ کتب 235

نام کتاب:	جواہر تضمین
مصنف:	سید صابر حسین شاہ بخاری
نشان منزل:	علامہ محمد منشا تابش قصوری
صفحات:	94
ناشر:	رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
سن اشاعت:	۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء
ہدیہ:	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

### نوٹ

بیرون جات کے حضرات پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر

طلب فرمائیں

اکاؤنٹ نمبر: 938/38 حبیب بینک برانچ وسن پورہ لاہور

## رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 7650440

لاہور نمبر ۳۹

## حسن ترتیب

- | انتساب                               |      |
|--------------------------------------|------|
| اظہار تشکر                           | (۱)  |
| نشان منزل                            | (۲)  |
| (علامہ محمد منشاء تائبش قصوری)       |      |
| ابتدائیہ                             | (۳)  |
| (سید صابر حسین شاہ بخاری)            |      |
| سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین      | (۴)  |
| (علامہ شمس الحسن شمس بریلوی)         |      |
| نعت گوئی میں صلوة و سلام کے نذرانے   | (۵)  |
| (سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی)         |      |
| سلام رضا کی دلکشی و دلاویزی          | (۶)  |
| (ابوبلال غلام مصطفیٰ مجددی)          |      |
| سلام رضا کی خوبصورت تضمین            | (۷)  |
| (پروفیسر محمد حسین آسی)              |      |
| عاشقانِ رسول کے لئے نعمت غیر مترقبہ  | (۸)  |
| (سید نور محمد قادری)                 |      |
| روح پرور اور ذہن افروز درود و سلام   | (۹)  |
| (پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر) |      |
| حدیقہ حفیظ                           | (۱۰) |
| (محمد حفیظ نقشبندی)                  |      |

- جواہر منظوم: (۱) صابر براری
- (۲) سید عارف محمود مہجور رضوی
- (۳) ابوطاہر فدا حسین فدا
- (۴) طارق سلطانی پوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## انتساب

جناب الحاج محمد مقبول احمد  
 قادری ضیائی کے نام جو رضا  
 اکیڈمی لاہور کے روح رواں  
 ہیں اور سلام رضا اور اس پر لکھی  
 گئی تضمینوں کو عام کرنے میں  
 مصروف ہیں۔ اللہ کریم اپنے  
 محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طفیل ان کو  
 سلامت باکرامت رکھے۔

آمین

۱۱

سید صابر حسین شاہ بخاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اظہارِ تشکر

- (۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ (کراچی)
- (۲) سید نور محمد قادری علیہ الرحمۃ (گجرات)
- (۳) سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی مدظلہ (ہری پور)
- (۴) علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ (مریدکے)
- (۵) پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہ (سیالکوٹ)
- (۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر مدظلہ (کوئٹہ)
- (۷) ابوبلال غلام مصطفیٰ مجددی مدظلہ (سیالکوٹ)
- (۸) محمد حفیظ نقشبندی مدظلہ (کراچی)
- (۹) محمد عبدالقیوم طارق سلطانی پوری مدظلہ (حسن ابدال)
- (۱۰) سید عارف محمود مہجور رضوی مدظلہ (گجرات)
- (۱۱) صابر براری مدظلہ (کراچی)
- (۱۲) ابوطاہر فدا حسین فدا (لاہور)
- (۱۳) الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ (لاہور)

”جواہر تضمین“ کی تکمیل اور اشاعت میں ان عظیم شخصیات کا تعاون اگر احقر کو حاصل نہ ہوتا تو آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتی۔ ان سب کا شکر یہ ادا کرنا اولین فرض سمجھتا ہوں۔ اللہ کریم اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ان سب کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کابرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر: سید صابر حسین شاہ بخاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نشانِ منزل

علامہ محمد منشاء، تابلش قصوری

جواہرِ تضمین ایک ایسی ایمان افروز کتاب ہے جسے صاحبِ علم و قلم، نازش فکر و دانش، برہان سادات برہان، مفکر عصر حضرت صاحبزادہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم نے مرتب کیا ہے جو اس دور کے عجائب میں شمار کے قابل ہیں وہ بے سروسامانی کے عالم میں اپنی قلمی کشش سے ایک جہان کو گرویدہ بنا چکے ہیں۔

دنیاۓ اسلام کے نامور محققین، قابلِ صدا احترام مصنفین سے ان کے قلمی روابط اتنے مستحکم ہیں کہ اکثریت سے ملاقات نہ ہونے کے باوجود اپنائیت کا دائرہ بڑا وسیع ہے خطوط سے وہ ہر ایک کے قریب اور ہر ایک ان سے قریب تر، وہ ایک بے لوث مبلغ کے اوصاف سے موصوف ہیں ان کی تبلیغ کا دائرہ زبان تک محدود نہیں وہ برہان شریف کے مشرق میں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک تاریک سی بستی میں انوار و تجلیاتِ قلم کا آفتاب ہیں۔ گرمی، سردی اور موسمی نشیب و فراز کی سختیاں ان کے صبر کو بار بار آزما چکی ہیں مگر وہ صرف نام نہیں کام کے صابر ہیں اور پھر جب حسین کی نسبت سے منسوب ہیں تو ان کا صبر نور علی نور بن چکا ہے۔

حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری صاحبِ واقعی صبر و استقامت کا پتلا ہیں ایسے متواضع اور منکسر المزاج انسان ہیں کہ ضروریاتِ قلمیہ کے لیے بھی کسی سے سوال محال ہے وہ سکول سے جو کچھ حاصل کرتے ہیں قلم کی آبیاری پر صرف فرمادیتے ہیں ان کا یقین کامل ہے اس لیے وہ رزاقِ حقیقی پر بھروسہ کیے ہوئے اہل و عیال کو اسی ذات



اقدس سے پختہ وابستگی کا درس دیتے رہتے ہیں جب گھر کا سربراہ مجسمہ صابر ہو تو ظاہر ہے اولاد بھی اسی کے نقش قدم پر گامزن ہوگی ارشاد مصطفیٰ ﷺ ہے الولد سر لابیہ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صابر کو زیادہ سے زیادہ مادی و روحانی وسائل سے بہرہ مند فرمائے تاکہ وہ تصنیفی کا زکوٰۃ مزید فروغ بخشیں۔

جہاں تک ممکن ہے مکرم جناب الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی بانی رضا اکیڈمی لاہور موصوف کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں نیز آپ کے رشحات قلم کو شائع کرنا بھی معاونت کے زمرہ میں ہی شمار ہوتا ہے الحاج محمد مقبول احمد قادری کو اللہ تعالیٰ نے جس عشق و محبت کی نعمت سے سرشار کیا ہے اس پر رشک آتا ہے اپنی ذاتی، کاروباری مصروفیات کے باوجود بڑی بڑی عظیم الشان محافل کی صدارت و سرپرستی بھی آپ کا خاصہ ہے لوگ آپ کے گرویدہ ہیں یہ تمام تر عزت و عظمت، سفیر عشق رسول، بارگاہ نبوت میں مقبول امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے عشق کی حد تک لگاؤ کا ثمرہ ہے دعا ہے مولیٰ کریم انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے مامون و محفوظ فرمائے اور ان کا سایہ اہل سنت پر ہمیشہ سلامت رکھے تاکہ جس مشن پر وہ گامزن ہیں اس میں مزید نکھار آئے: آمین ثم آمین

فقط: محمد منشاء تابلش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

18 جولائی 2004ء

چہار شنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ابتدائیہ

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

امام اہل محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مجموعہ نعت ”حدائق بخشش“ میں قصیدہ سلامیہ ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ آسمانِ شہرت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ کئی ادارے اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اسے الگ کتابی صورت میں مسلسل شائع کر رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں اس کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ اہل علم نے اس کی شرحیں لکھی ہیں جن میں مفتی محمد خاں قادری مدظلہ کی شرح کو شہرتِ عام حاصل ہوئی۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

بلاشبہ سلامِ رضا اردو نعتیہ شاعری کے ماتھے کا جھومر ہے۔ یہ ایک ایسا گلستان ہے جس میں گلہائے رنگارنگ کھلے ہوئے ہیں۔ پوری دنیائے نعت اس کی خوشبو سے مہک اٹھی ہے۔ شعراء کرام اس سلامِ محبت کی زمین اور ردیف ”لاکھوں سلام“ میں ڈرو دو سلام لکھ لکھ کر بخسور سید الانام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیش کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر ان تمام سلاموں کو ایک ”گلدستہ سلام“ کی صورت میں جمع کیا جائے تو ایک عظیم ”مجموعہ سلام“، مرتب ہو سکتا ہے۔

تضمین نگاری کو اصنافِ سخن میں جو اہمیت حاصل ہے وہ اربابِ علم و دانش پر عیاں ہے۔ تضمین کسی مشہور و معروف کلام پر وہی تاثیر، وہی خیالات و افکار اور حسن معنویت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے لکھی جاتی ہے۔ سلامِ رضا پر جتنی تضمین لکھی گئی ہیں کسی

دوسرے کلام پر اتنی تضمین نظر نہیں آئیں۔ یہی سے سلام رضا کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

تحریک نعت کے ممتاز رکن جناب شہزاد احمد (مدیر ”حمد و نعت“ کراچی) سلام رضا پر لکھی گئی تضمینوں پر کام کر رہے ہیں اور ان کا ایک مفصل جائزہ لے رہے ہیں۔ اللہ کرے ان کا یہ عظیم کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچے تاکہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکیں۔

سلام رضا کے منتخب اشعار پر اب تک جن تضمین نگاروں کے نام معلوم ہو سکے

ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ

(مصنف ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت“)

(۲) سید اشرف علی ہلال جعفری علیہ الرحمۃ

(۳) مولانا محمد اسلم بستوی

(۴) عزیز حاصل پوری

(۵) مولانا سید حبیب احمد نقشبندی محسنی سلہری

(۶) مفتی اعظم علامہ اختر رضا خان بریلوی الازہری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ

بریلی شریف)

(۷) مولانا بدر القادری مصباحی

(۸) مولانا عبدالسلام شفیق

(۹) محمد عثمان عارف نقشبندی (سابق گورنر اتر پردیش)

(۱۰) رفیق احمد کلام رضوی

(۱۱) صوفی مسعود احمد رہبر چشتی محبوبی کشمیری ضیائی

- (۱۲) پروفیسر فیاض احمد خان کاوش وارثی علیہ الرحمۃ
- (۱۳) احمد مرزا قادری صابر براری (ممتاز تاریخ گو شاعر)
- (۱۴) حبیب احمد محسن مظہری
- (۱۵) غلام مصطفیٰ مجددی (پنجابی زبان میں)
- (۱۶) ریاض الدین سہروردی
- (۱۷) صدیق زاہد
- (۱۸) راجا رشید محمود (ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)
- (۱۹) علامہ قاضی عبدالدائم داکم نقشبندی (مصنف "سید الوری")
- (۲۰) امان اللہ اجمل جنڈیالوی
- (۲۱) حافظ چشتی تونسوی
- (۲۲) رشید وارثی
- (۲۳) پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی

سلام رضا کی مکمل تضمین نگاری کا اعزاز حاصل کرنے والوں میں یہ اسمائے گرامی سامنے آئے ہیں:

- (۱) علامہ سید محمد مرغوب اختر الحامدی علیہ الرحمۃ
- (۲) سید محفوظ علی صابر القادری بریلوی علیہ الرحمۃ
- (۳) عبدالغنی سالک
- (۴) حافظ عبدالغفار حافظ سعیدی
- (۵) مولانا عبدالکریم قادری بہلیم عطاری (سندھی زبان میں)
- (۶) پروفیسر ریاض احمد بدایونی



- (۷) بشیر حسین ناظم  
 (۸) صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی (ایڈیٹر ماہنامہ ”ریاض العلم“ اٹک)  
 (۹) طیش صدیقی کانپوری  
 (۱۰) مولانا عبدالجبار رہبر اعظمی  
 (۱۱) محمد عثمان اوج اعظمی چریاکوٹی۔  
 (۱۲) محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری

بے شک تمام تضمین نگاروں نے خلوص نیت سے کام کیا ہے۔ ان تمام کی کاوشیں قابل صد ستائش ہیں لیکن آخر الذکر تضمین نگار محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے سلام محبت پر دو تضمینیں لکھ کر دنیائے رضویات میں ایک منفرد ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری 5 جون 1941ء کو سلطانپور تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ خاندانی لحاظ سے پٹھان اور قبیلہ یوسفزئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نہایت عالم و فاضل تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ لوئر ڈل تک تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔ 1955ء میں ڈل کا امتحان وظیفہ کے ساتھ پوڑمیانہ (اٹک) سے پاس کیا۔ 1959ء میں میٹرک کا امتحان حسن ابدال سے نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ بعد ازاں دوران ملازمت کراچی سے منشی فاضل، اور فاضل اُردو کے امتحانات پاس کیے۔ کراچی یونیورسٹی سے گریجویشن کی اور 1972ء میں ایم اے فارسی کا امتحان پاس کیا اور سند امتیاز حاصل کی۔

1961-62ء کے لگ بھگ سلطان العلماء پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی علیہ الرحمۃ کے اکلوتے فرزند سید پیر غلام محی الدین المعروف قبلہ بابو جی علیہ الرحمۃ کے

دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے۔

1999ء میں طارق سلطانپوری اپنی اہلیہ اور اکلوتی دختر کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف یاب ہوئے۔ آپ نے اس سفر مقدس کی تمام کیفیات مشاہدات اور محسوسات کو قلمبند کر کے ”تجلیات حرین“ کے نام سے شائع کر دیا ہے اسے منظوم سفرناموں میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ طارق سلطانپوری ابتداء میں غزل گو شاعر تھے۔ سیاسی تنظیمیں بھی لکھتے تھے لیکن جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے نعتیہ مجموعہ ”حدائق بخشش“ کا مطالعہ کیا تو دل کے درتے کچھ کھل اٹھے اور ہمیشہ کے لئے نعت گوئی کو ”سرمایہ حیات“ بنا لیا۔ خود فرماتے ہیں:

یہ سب حدائق بخشش کا فیض ہے طارق

حبیب پاک کے مدحت نگار ہم بھی ہیں

مزید فرماتے ہیں:

آداب ثنائے شاہ ام سیکھے ہیں حدائق بخشش سے

جتنا سمجھا جو کچھ جانا طارق فیضان رضا جانا

نعت گوئی میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو اپنا رہبر تسلیم کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

رضا، رہبر نعت ہے اپنا طارق

کبھی بھی نہیں، ہم بھٹک جانے والے

طارق سلطانپوری کے دو نعتیہ مجموعے منتظر اشاعت ہیں۔ دونوں کے نام تاریخی

اور حدائق بخشش سے ملتے جلتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

(۱) علاقہ بخشش (۱۴۱۳ھ)

(۲) چادر بخشش (۱۴۱۰ھ)

راقم کی خواہش پر طارق سلطانپوری سلام رضا کی تضمین نگاری کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اور تائید ایزدی کے ساتھ صرف سات دنوں میں ساحل مراد تک پہنچ گئے اور دنیاے رضویات کو ”بارانِ رحمت“ کے نام سے سلام رضا پر ایک شاندار تضمین عنایت فرمادی۔

اسی طرح علامہ مفتی محمد خان قادری کی ”شرح سلام رضا“ چھپ کر سامنے آئی تو راقم دوبارہ یہ شرح لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسری تضمین لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ تیار ہو گئے۔ دوسری تضمین ”برہانِ رحمت“ بھی چند دنوں میں پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ سلام رضا پر آپ کی دونوں تضمینیں ایک ہی سال ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو مکمل ہوئیں اور اب حسن اتفاق سے یہ دونوں تضمینیں ایک ہی سال ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء کو الگ الگ کتابی صورت میں چھپ کر سامنے آ رہی ہیں۔

پہلی تضمین ”بارانِ رحمت“ کے بارے میں راقم کا درج ذیل مقالہ اسی سال رضا اکیڈمی لاہور سے شائع ہو گیا تھا۔

”امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہ میں طارق رضا سلطانپوری کا خراج عقیدت“ اس طرح دوسری تضمین ”برہانِ رحمت“ کے بارے میں بھی راقم کا درج ذیل مقالہ اسی سال رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کر دیا تھا۔

”سلام رضا پر طارق رضا کی تضمین ثانی“

”برہانِ رحمت“ یہ علامہ شمس بریلوی علیہ الرحمۃ نے ”معارفِ نعت“ کے عنوان سے عدیم النظر اور وسیع و بسیط مقدمہ رقم فرمایا ہے جو تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ مقدمہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان (کراچی) میں موجود ہے۔

پہلی تضمین ”بارانِ رحمت“ کی نقلیں تیار کر کے راقم نے مختلف اہل علم کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیں کہ وہ اس ”تضمینِ ثمین“ پر اپنے گراں قدر خیالات اور آراء سے نوازیں۔ سات اہل علم نے راقم کی خواہش پر نہایت ایمان افروز مقالات لکھ کر ارسال کر دیئے جو زیر نظر مجموعہ مقالات ”جواہر تضمین“ کی زینت ہیں۔

(۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۷ء) آسمان علم و ادب کے روشن آفتاب تھے۔ آپ بیک وقت شاعر، معلم، محقق، صاحبِ اسلوب نثر نگار اور بے مثال مترجم تھے۔ سینکڑوں تحقیقی مقالات و مضامین، تراجم، مقدمات اور تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ آپ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت“ پر حکومت پاکستان کی طرف سے قومی سیرت ایوارڈ اور علمی خدمات پرستارہ امتیاز حاصل کر چکے ہیں۔ ”بارانِ رحمت“ پر آپ کے خیالات و جذبات ”سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین“ کے عنوان سے حاضر خدمت ہیں۔

(۲) مولانا سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی بدایونی ثم ہزاروی مدظلہ مملکت خداداد پاکستان کے ایک ممتاز محقق و ادیب اور شاعر ہیں۔ کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں کمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حقیقت ایمان، جہان شمس، میلادِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقویم، شہرہ آفاق ہیں۔ ”نعت گوئی میں صلوة و سلام کے نذرانے“ کے عنوان سے آپ کا متالہ پیش خدمت ہے۔

(۳) محب سادات پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی مجددی مدظلہ اہل سنت کے علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، آپ تحریک شیرانِ اسلام پاکستان کے سپہ سالار ہیں۔ ماہنامہ مجلہ ”الحقیقہ“ کے سرپرست اعلیٰ ہیں جو سنی صحافت میں ایک خاص مقام



رکھتا ہے۔ آپ بلند پایہ شاعر ہیں۔ حمد و نعت میں طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔ انوار لاثانی، ”میلا د شریف اور بعض“ روایات اور توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات“ آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ ”سلام رضا کی دلکشی و دلاویزی“ کے نام سے آپ کے گراں قدر جذبات حاضر ہیں۔

(۴) ابوبلال علامہ غلام مصطفیٰ مجددی مدظلہ اہل سنت کے نوجوان قلم کاروں میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہ کے نامور شاگرد ہیں۔ ماہنامہ ”انوار لاثانی“ لاہور کے رئیس القلم ہیں۔ نظم و نثر میں خوب لکھتے ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں شان حبیب الباری، تذکرہ مجدد دین اسلام اور زبان میری ہے بات ان کی!“ کو زبردست پذیرائی ملی ہے۔

”سلام رضا کی خوبصورت تضمین“ کے نام سے ان کا مضمون شامل ہے۔

(۵) علامہ سید نور محمد قادری علیہ الرحمۃ (م ۱۹۹۶ء) مملکت خداداد پاکستان کے نامور محقق اور نقاد تھے۔ رضویات اور اقبالیات پر آپ کے کئی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ کئی کتابوں پر آپ نے دیباچے، تعارف اور پیش لفظ تحریر کیے ہیں۔ آپ بے مثال سخن فہم و سخن شناس تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے آپ کو الہانہ عشق تھا جس پر آپ کے مقالات و مضامین شاہد ناطق ہیں۔ ”اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر“ اور ”اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت“ کو کافی شہرت ملی۔ آپ نے ”بارانِ رحمت“ کو عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نعمت غیر مترقبہ قرار دیا ہے۔ ان کا مقالہ پیش نظر مجموعہ کی زینت ہے۔

(۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر مدظلہ کی تابناک شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں آپ نے بلوچستان کی سنگلاخ سرزمین کو علم و ادب

کا گلستان بنا دیا ہے۔ مختلف موضوعات بالخصوص بلوچستان اور اردو کے حوالہ سے درجنوں کتابیں آپ کی علمی یادگار ہیں۔ آپ محض ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ آپ کی تالیفات میں سیرتِ پاک کی خوشبو، تذکرہ صوفیائے بلوچستان، اقبال کے چند خوشے، بلوچستان میں تحریک تصوف اور بلوچستان میں اردو، شہرہ آفاق ہیں۔

حکومت کی طرف سے ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں۔

راقم کی خواہش پر ”بارانِ رحمت“، پر آپ نے ایک محققانہ اور عارفانہ مقالہ لکھ کر ارسال فرمایا ہے جو ”روح پرور اور ذہن افروز ذرود و سلام“ کے عنوان سے زیر نظر مجموعہ کی زینت ہے۔

(۷) مولانا حفیظ نقشبندی مدظلہ، مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم کے سلسلہ میں کراچی آئے اور پھر کراچی کے ہو کر رہ گئے۔ آپ ایک خطیب، مصنف اور نعت گو شاعر ہی نہیں بلکہ نعت خوانی کے اعزاز سے بھی سرفراز ہیں۔

وسیلہ بخشش (مجموعہ نعت) یا رسول اللہ ﷺ آدابِ بندگی اور مرشدِ اعظم آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

”بارانِ رحمت“ کے حوالہ سے آپ نے اپنے مختصر تاثر کو ”حدیقہ حفیظ“ کا نام دیا ہے جو ”جواہر تضمین“ کی زیب و زینت میں ایک اضافہ ہے۔ آخر میں ”جواہر منظوم“ کے عنوان سے ”بارانِ رحمت“ پر استخراج کیے گئے پانچ قطعے تاریخ بھی شامل ہیں۔

(۱) صابر براری تاریخ گوئی میں یدِ طولی رکھتے ہیں۔ قطعات کے کئی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ پہلا قطعہ ان کے اثرِ خامہ کا نتیجہ ہے۔ آپ نے ”نمود شریعت ہے بارانِ رحمت“ (۱۹۹۷ء) سے مادہ تاریخ نکالا ہے۔

(۲) سید عارف محمود مجبور رضوی تاریخ گوئی میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں ان کے کئی قطعات منظر عام پر آچکے ہیں۔ دوسرا قطعہ ان کے قلم سے ہے۔ آپ نے ”نذر حسین“ ہے بارانِ رحمت“ (۱۹۹۵ء) سے تاریخ نکالی۔

(۳) ابوظاہر فدا حسین فدا شعر و ادب میں استادانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ”معدن التواریخ“ کے عنوان سے ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ تیسرا قطعہ ان کا تحریر کردہ ہے۔ انہوں نے ”جلوہ صبح گلستان سخن“ (۱۴۱۵ھ) سے تاریخ نکالی ہے۔

(۴) محمد عبدالقیوم طارق ساٹھاپوری خود بھی تاریخ گوئی میں باکمال نظر آتے ہیں اور تاریخ گوئی کو بھی ”فیضِ رضا“ ہی تصور کرتے ہیں۔ کئی شخصیات کے قطعات وصال لکھ چکے ہیں۔ کئی کتابوں کی تکمیل اور طباعت کے قطعات تاریخ بھی نکال چکے ہیں۔ ”تاریخ راج“ (۱۴۱۵ھ) اور ”رباب تاریخ“ (۱۴۱۶ھ) کے تاریخی نام سے آپ کے دو مجموعے منظرِ اشاعت میں۔

چوتھا اور پانچواں قطعہ آپ نے خود لکھا ہے۔ آپ نے ”جو بن فکر احمد رضا“ (۱۴۱۵ھ) اور ”اصل فکر رضا“ (۱۴۲۲ھ) سے تاریخیں نکالی ہیں۔

الحاصل زیرِ نظر مجموعہ ”جواہر تضمین“ میں سات مقالات و مضامین (منشور) اور پانچ قطعات تواریخ (منظوم) شامل ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مجموعہ نعت ”حدائق بخشش“ کا نام تاریخی ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۲۵ھ بنتے ہیں۔ آج ۱۳۲۵ھ کا سال گزر رہا ہے۔ گویا حدائق بخشش کو شائع ہوئے اک سو سال ہو چکے ہیں۔ اس کی گولڈن جوبلی کے موقع پر رضا ایڈمی اہور نے خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا ہے۔ ”جواہر تضمین“ بھی ان خصوصی اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

دونوں تضمینیں ”بارانِ رحمت“ اور ”برہانِ رحمت“ کی اشاعت بھی اسی مبارک سلسلہ کی ایک حسین کڑی ہے۔ ”بہارستان سلام رضا“ اور ”حدائق بخشش“ خزینہ اسرار نعت“ کی اشاعت بھی اسی تسلسل کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو نہ صرف کارِ رضا میں مصروف رکھے بلکہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامرانی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو

سید صابر حسین شاہ بخاری

۷ صفر المظفر ۱۳۲۵ھ

۲۹ مارچ ۲۰۰۴ء



# سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین

رشحات قلم: علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بلغ العلی بکمالہ کشف الذجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

قارئین کرام سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ نعت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جو گرا نمایہ مشک بیز و عطر آگیں، عقیدت و منقبت طراز اشعار کا سرمایہ بہ بیت غزل، قصیدہ، مثنوی، قطعات و رباعیات، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے اپنی یادگار چھوڑا ہے، وہ فقید المثال ہے۔ میں عقیدت کی بنا پر یہ بات نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ اہل حقیقت کا اظہار ہے۔ اعلیٰ حضرت کے ان گراں مایہ اشعار کا مجموعہ ”حدائق بخشش“ (حصہ اول، دوم) کے نام سے موسوم ہے اور متعدد بار زینور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔

یوں تو آپ کے تمام مشک بیز اور عطر آگیں اشعار حدائق بخشش حصہ اول و دوم کے صفحات پر اپنی ضو پاشیوں اور ضیا باریوں سے جنت نگاہ کا سامان فراہم کر رہے ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ ”باقیات رضا“ جسے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے آپ کے وصال کے بعد مرتب کیا گیا اس میں نعت و منقبت پر مشتمل

قصائد آپ اپنی مثال ہیں اور اردو نعت نگار شعراء میں اعلیٰ حضرت فردِ واحد ہیں جس نے علمِ ہیئت کی مصطلحات میں نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مناقب خلفائے کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو پیش کیا ہے۔ اس دور میں عوام تو عوام خواص میں بھی بہت کم لوگ علمِ ہیئت و فلکیات کا ادراک رکھتے ہیں۔ ان قصائد و نعت مناقب کا مطالعہ کیجئے تب آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت رضا کی فکر نکتہ سنج اور طبعِ دقیقہ نے کس خوبی سے ہیئت و فلکیات (نجوم) کی مصطلحات میں نعت و منقبت کے حقائق و دقائق کو پیش کیا ہے جس دور اور جس عہد میں فکرِ رضا نے یہ جواہر پارے پیش کیے ہیں۔ اس دور میں ان کے صیرفی موجود تھے۔ علومِ ہیئت و فلکیات کے نکات اور ان کی مصطلحات سے لوگ باخبر تھے چنانچہ ان افکار کو بے حد سراہا جاتا تھا لیکن آج ان علوم سے بے خبری کے باعث ان افکار عالیہ کی وہ ستائش نہیں کی جاتی۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کا قلبِ حکمت محور اور فکر نکتہ سنج کا محور و مرکز باعثِ تخلیق کائنات، فخرِ موجودات، سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی شیفتگی اور آپ کے اوصافِ جلیلہٗ جمیلہ ہیں جن کو آپ کے قلم نے نثر اور نظم دونوں میں پیش کیا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں ان کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے لیکن نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اطلاق عام طور پر منظوم اوصافِ نبوت پر کیا جاتا ہے اس بنا پر آپ کا نعتیہ کلام اس خصوص میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

امام اہل سنت قدس سرہ نے نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جو

عطر بیزیاں اور گل پاشیاں کی ہیں ان سے عوام و خواص دونوں کے مشام ہائے جاں معطر ہیں (ان شاء اللہ اس طرح عطر آگیں رہیں گے) اور ہر مسلمان کا دل محبت سرور عالم و عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طراوت و تازگی سے ایک گلستان سدا بہار بن گیا ہے۔ حدائق بخشش کا ہر صفحہ اور اس صفحہ کا ہر شعر سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ شیفگی کا ایک مرقع ہے اور گل سہ سب کا چیس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے اور نبی محترم و محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بارگاہ عرش رفعت کے اس مداح خاص یعنی امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان جذبات عقیدت و محبت طراز اور ایمان افروز احساسات، مدحت طراز کو جو قبول خاص و عام عطا فرمایا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ میں یہاں اس کی وضاحت و تصریح کی ضرورت سمجھتا ہوں۔

خصوصاً آپ کے سلام محبت التیام و صداقت التزام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کو اس رؤف و رحیم نے جو حسن قبول عطا فرمایا ہے وہ فقید المثال ہے۔

خامہ حضرت رضانا نے اس مقبول عام سلام میں اے اسلام منقبت طراز پیش کیے ہیں اور ان میں نبوت کے اوصاف، سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب بلند اور حضور اقدس کے سراپائے جمال (شامل نبوی کو جس خوبی، لطافت بیان اور حسن زبان کے ساتھ پیش کیا ہے۔ میرے قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ ان خوبیوں کو بیان کر سکے۔

یہ سلام ایک بحر معانی ہے جو موجزن ہے اور ایک فکر غواص ہے جو بحر اوصاف و شامل نبوت میں بہ صد خلوص و احترام غوطہ زن ہے اور کمالات نبوت

کے گہر ہائے آبدار کوزینت سر بنا کر ہشاش بشاش اس بحرِ ذخائر سے سر نکالتی ہے اور پھر دوسرے گہر آبدار کے حصول کیلئے دوبارہ غوطہ زن ہوتی ہے اور پھر صدف ہائے معانی کی تلاش میں کامیاب و کامران ہو کر سر ابھارتی ہے اور کمالاتِ نبوت کے درِ ربے مثال کو پیش کرتی ہے۔

یوں تو ان اے اشعار کا مجموعہ تحیت و سلام کا ایک عطر بیز، روح پرور اور حسین مجموعہ ہے لیکن کمالِ سخن گوئی ملاحظہ ہو کہ ہر شعر میں ”سلام“ کو ایک نئے انداز سے پیش کرتے ہیں اور کمالِ فکر جو موہبتِ الہی اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لطفِ نامتناہی سے فیض یاب ہے۔ یہ کہ ہر شعر میں کمالِ نبوت کا ایک حسین اور دلکش رخ پیش فرماتے ہیں۔

اس سلامِ محبت طراز اور مرقعِ ایمان و عقیدت کی اس سے بہتر اور برتر دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ برصغیرِ پاک و ہند کے ممتاز اور مشہور نعت نگار شعرائے کرام نے اس ”سلام“ پر نگارشِ تضمین کو اپنے لیے سرمایہ سعادت سمجھا ہے اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

میرے گرامی مرتبت دوست حضرت طارق سلطانی پوری (محلہ حطاراں، حسن ابدال ضلع اٹک) نے جو ایک نغمہ گو، رنگین طراز شاعر ہیں، اپنے ایک محترم دوست حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری ناظمِ اعلیٰ امام اہل سنت لائبریری، برہان شریف (ضلع اٹک) کے پیہم تقاضوں اور بے حد اصرار کے نتیجے میں بطور امتثال امر اس سلامِ بلاغتِ التیام پر تضمین پیش کی ہے۔ یہ تضمین سلامِ رضا کے تمام اشعار پر ہے اور حضرت طارق سلطان پوری نے اس تضمین کی نگارش میں اپنی



شاعرانہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ محترمی جناب سید صابر حسین شاہ صاحب نے جو مجھ پر بڑے مہربان ہیں اور ہر دم میری حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔ مجھے سے ارشاد فرمایا کہ اے شمس! حضرت طارق سلطان پوری کی اس تضمین پر ایک مختصر تبصرہ تحریر کرو۔ ان کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں یہ مختصر تبصرہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

میں یہاں تضمین نگاری اور اس کے قواعد و ضوابط پر کچھ عرض نہیں کروں گا کہ میرے خیال میں ہر تضمین نگاران سے باخبر ہوگا۔

صرف اتنا عرض کروں گا کہ تضمین کے مصرعے جس شعر کو متضمن ہیں اس کی تشریح و توضیح بقدر امکان ان مصرعوں کا ادبی حسن ہی نہیں بلکہ ادبی معیار بھی ہے۔ اگر تضمین کے مصرعے شعر سے الگ تھلگ ہیں تو وہ برائے نام تضمین ہوگی بلکہ ایک غیر متعلق ادبی کوفت ہوگی۔ عام طور پر اردو ادب میں جو تضمینیں پائی جاتی ہیں ان میں مصرعے ہائے تضمین سے شعر کی کچھ نہ کچھ توضیح و تشریح ہو جاتی ہے۔ لیکن سلام رضا ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“

ایک تبحر عالم، ایک فقید المثال فقیہہ کی طبع نکتہ سنج کا نتیجہ فکر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ معارف قرآن و حدیث پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ کے سلام محبت طراز میں جہاں تک نعت و شمائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار ہے۔ ہر شعر ایک گنجینہ معانی ہے اور اس شعر کے دامن میں کوئی نہ کوئی اثر و حدیث پنہاں ہے۔ اس لیے اس سلام کی تضمین میں تین مصرعوں میں ان نکات ایمان افروز اور آثار و احادیث کا بیان ناممکن ہے۔ نہ یہ ہر تضمین نگار

سلام رضا کے بس کی بات ہے۔ شاعر کی نگاہ اگر اس نکتہ (حدیث و اثر) تک پہنچ گئی ہے تو وہ اشارۃ و کنایۃ ہی اس سلسلے میں کچھ کہہ سکتا ہے۔ وضاحت کے ساتھ کچھ کہنا ممکن نہیں ہے بس قافیہ پیمائی ہی ہو سکتی ہے۔ اس اعتبار سے ”سلام رضا“ پر تضمین نہایت غور و فکر کی متقاضی ہے اور فکر بھی ایسی جو علوم دینیہ سے بہرہ ور ہو۔ سلام رضا میں متعدد اشعار ایسے ہیں جو کلام ربانی کی کسی نہ کسی آیت کریمہ کو اپنے پاک دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ میں یہاں اگر ایسی چند مثالیں بھی پیش کروں تو تبصرہ بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے معذرت خواہ ہوں بس اتنا عرض کروں گا کہ جس طرح حضرت رضا نے اپنی فکر کے کمال غواصی یعنی تبحر علمی کو کام میں لاتے ہوئے نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بحر اقیق سے کمالات نبوت و رسالت کے گہرہ بے آبدار نکالے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے معمور اور پر نور دل کیلئے نشاط و انبساط اور تازگی ایمان کا سرمایہ فراہم کیا ہے اس طرح اس سلام محبت طراز پر تضمین اور ان جواہر پاروں کی ریزہ کاری اور ان درخشین کو سفیہ کر کے ایک سلک حسین وہی تیار کر سکتا ہے۔ جو ماہر فن ہو

ورنہ غ

نہ ہر کہ سر تراشد قلندری داند

یہ ہر شاعر کے بس کا کام نہیں۔ جس طرح معمولی سی بے تدبیری یا فن کی خامی ریزہ کاری میں جواہر پارے کو ناکارہ نہ سہی کم مایہ تو ضرور ہی بنا دیتی ہے۔ اسی طرح تضمین نگار جس کلام پر نگارش تضمین میں مصروف ہے اگر وہ ان صلاحیتوں سے بہرہ ور نہیں جو سخن فہمی و سخن سنجی کیلئے لازمی ہیں۔ یا فن شاعری کے

دوسرے لوازم سے آگاہ نہیں اور ان نکات تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ جو ان اشعار مسلسل (نظم، قصیدہ یا مثنوی) میں مستور ہیں تو وہ ہرگز ایک کامیاب تضمین نگار نہیں بن سکتا۔

حضرت طارق سلطان پوری صاحب ایک بالغ نظر صاحب علم و فضل شاعر ہیں۔ مدتوں سے شعر گوئی کا شغف ہے۔ فارسی ادب سے خاص لگاؤ ہے۔ فارسی شاعری کی رنگینی، اس کی لطافت و شیرینی، حسن تراکیب، حسن زبان و بیان سے کما حقہ بہرہ ور ہیں اور حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری سے تو ربط خاص رکھتے ہیں۔ اردو ادب ان کی فکر کا شعار و دثار ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس دشت کی سیاحتی میں ایک عمر گزاری ہے۔ سلام رضا پر آپ کی تضمین اس کی آئینہ دار ہے۔ لطافت و سلاست زبان و بیان، طرفگی، تخیل، معانی آفرینی، تشبیہات و استعارات کا حسین امتزاج اور الفاظ و تراکیب کی نغمگی (زیروہم) حضرت طارق کی شاعری کے اجزائے ترکیبی یا خصوصیات شاعری ہیں اور یہی خصوصیات سلام رضا کی تضمین میں جلوہ گر ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تضمین نگاری ایک مشکل مرحلہ ہے اور تضمین نگار شاعر کو تضمین کے مصرعوں میں وہ آزادی میسر نہیں ہوتی جو اس کو اپنی غزل یا کسی دوسری صنف سخن (قصیدہ، مثنوی وغیرہ) کی صورت میں پیش کرتے ہوئے بغیر کسی پس و پیش کے حاصل ہوتی ہے لیکن شاعر کی فکری خصوصیات یا شعری خصوصیات ہر موضوع سخن یا ہیت سخن میں اپنا رنگ دکھاتی ہیں اور وہ شاعر کی فکر سخن سے کسی موضوع میں بھی جدا نہیں ہو سکتی۔ یہی صورت حال حضرت طارق

کی اس تضمین میں ہے۔

زبان کی سلاست اور طرز ادا کا بانگین ملاحظہ کیجئے

اعلیٰ حضرت ”سلام“ میں فرماتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق بڑی بے ساختگی اور سلاستِ زبان کے ساتھ اس پر اس

طرح مصرعے لگاتے ہیں۔

تو نے کیا کیا نہ اے شاہ کوثر دیا

دامن سائلان جہاں بھر دیا

ایک ہی بار کیا زندگی بھر دیا

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے شعر کے مصرع اول میں بے ساختگی اور زبان کی

سلاست موجود ہے۔ طارق صاحب نے اپنے مصرعوں میں اس کو برقرار رکھا ہے

اور ”بھر دیا“ میں ایک صنعت لفظی بھی موجود ہے، جس کا تعلق عام ”بدیع“ سے

ہے۔ اس صنعت نے زبان کا لطف دو بالا کر دیا ہے۔

حضرت رضا فرماتے ہیں:

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں

اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق کے مصرعوں کی بے ساختگی ملاحظہ کیجئے۔

شکریں گفتگوئے شہ انس و جاں

ایسا شیریں بیاں دوسرا ہے کہاں

ہر سخن سننے والوں کو آرام جان

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں

اس گلے کی انصارت پہ لاکھوں سلام

سلاستِ زبان و بیان کے سلسلے میں سلام رضا کا یہ شعر بھی قابلِ تحسین ہے۔

خلق کے دادرس سب کے فریادرس

کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کی تضمین ملاحظہ کیجئے۔

ان کا محتاجِ رحمت ہے ہر ذی نفس

پست و بالا، یسار و یمیں، پیش و پس

خلق کے دادرس سب کے فریادرس

بے کسوں کو سر حشر ہیں آپ بس

کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

## بندش کی چستی

الفاظ کا دروبست، ترتیب الفاظ کو تعقید سے بچانا اور تراکیب کو ان کی اصل

صورت میں نظم کرنا بندش کی چستی ہے۔ اس سے کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

سلام رضا کا شعر ہے۔

بے سہیم و تقسیم و عدیل و مثیل

جوہر فردِ عزت پہ لاکھوں سلام



حضرت طارق کی تضمین میں حسن بندش ملاحظہ کیجئے۔

مظہر حق وجود خدا کی دلیل      پیکر عز و تمکین جلیل و جمیل  
وہ نوید مسیحا دعائے خلیل      بے سہم و قسیم و عدیل و مثیل

جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت کا بہت ہی حسین و کیف آفریں شعر ہے۔

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں

اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے بھی اس شعر پر بہت ہی کیف آفریں تضمین کہی ہے اور

ان کی بندشیں قابل داد ہیں، فرماتے ہیں:

رنگ و بو ہے جو کونین کے باغ میں      زلف و روئے نبی کا تصدق کہیں

وہ بہار آفریں ہیں یہ سب مان لیں      جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں

اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

زبان کی سلاست اور انداز بیان کا لطف اس تضمین میں ملاحظہ کیجئے۔

حضرت رضا کا ایک شعر ہے ایک غزوہ کے مجاہدین کی جرأت و دلیری کو

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے

غزّش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے اس پر اس طرح مصرعے لگائے ہیں:

معر کے سر جو اس جیشِ حق نے کیے  
سینہ افروز تمنغے ہیں تاریخ کے  
دشمنانِ حرم کے یہ چھکے چھٹے  
نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے  
غزّش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

”سینہ افروز تمنغے ہیں تاریخ کے“ اندازِ بیان کی لطافت اور اس کا حسین رخ

ہے جو قابلِ داد ہے۔ زبان کی سادگی اور روانی اس پر مستزاد ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ چقا قاق خنجر سے آتی صدا  
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

یہاں تضمین میں جناب طارق نے نہ لغات غیر مانوس کا سہارا لیا ہے اور نہ

استعارہ و تشبیہ کا بلکہ نہایت سادگی کے ساتھ اس طرح الفاظ ترتیب دیئے ہیں کہ

محاکات کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

جیشِ نصرت کا یہ جذبہ و ولولہ  
بچ نکل جائے دشمن یہ ممکن نہ تھا  
جب علم میر لشکر نے اونچا کیا  
وہ چقا قاق خنجر سے آتی صدا  
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بہت ہی پیاری اور پاکیزہ زبان میں اور نہایت ہی بلیغ کنایہ کے ساتھ فرمایا ہے:

آبِ تَطْهِيرِ سے جس میں پودے جے  
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے تضمین میں اس تقدیس کو پیش نظر رکھا ہے اور زبان کی سادگی سے اس میں کیف پیدا کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے ”آبِ تَطْهِيرِ“ فرما کر اس آیت کریمہ کی طرف بلیغ کنایہ فرمایا ہے۔

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم

(سورة احزاب)

تطهيرا.

حضرت طارق نے زبان کی سلاست کے ساتھ انداز بیان کی ندرت کو اپنا کر لطف دو بالا کر دیا ہے اور اس کنایہ بلیغ کے کیف کو برقرار رکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

باغِ فيضِ نبوتِ کی تاثیر سے  
رشکِ جنتِ ہزاروں گلستانِ کھلے  
ہم نے پایا سکوں اس کے سایہ تلے  
آبِ تَطْهِيرِ سے جس میں پودے جے  
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

اس تبصرے کی نگارش کے وقت میں نے عزم کیا تھا کہ تضمین کے بند پیش کرتے ہوئے کسی دوسرے شاعر کی تضمین سے موازنہ نہیں کروں گا۔ اس لیے موازنہ سے گریز کرتے ہوئے جناب طارق کی تضمین کے چند اور بند، زبان کی

سلاست و اندازِ بیان کی ندرت کی وضاحت کیلئے یہاں پیش کر رہا ہوں۔  
 ”سید شباب اہل جنت“ کی نوید حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اپنے ذی وقار نواسے کیلئے اہل ایمان اور حضراتِ مومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو  
 سنائی تھی۔ (جامع ترمذی، مناقب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام اہل سنت  
 قدس سرہ فرماتے ہیں۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر  
 ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام  
 حضرت طارق نے اس حدیثِ سننہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت ہی پر کیف  
 انداز میں فرمایا:

نوجوانانِ جنت کے جو ہیں امیر  
 جن کی ماں نور چشم حبیبِ قدیر  
 خاندانِ نبی بے مثلِ نظیر  
 خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر  
 ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کے مصرعہ اول میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے:  
 حضرت امام رضا قدس سرہ نے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی  
 عظمت اور آپ کی پاکیزگی اور بلند سیرت کریمہ کو ان دو مصرعوں میں بہ کمال  
 ایجاز بیان فرمایا ہے۔

سیمہ پہلی ماں کہف امن و امان  
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

”کہف امن و امان“ اور ”حق گزار رفاقت“ فرما کر اعلیٰ حضرت نے حضرت ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ کو نہایت بلیغ انداز میں پیش فرمایا ہے۔ جناب طارق سلطانپوری اس کمال ایجاز کی تفصیل تین مصرعوں میں اس طرح پیش کر سکتے تھے لیکن بااثر ہمدانہوں نے آپ کی شان، عظمت اور آپ کی سیرت طیبہ کے چند خصائص کو پیش کر کے انداز بیان کی ندرت کا مرقع پیش کیا ہے، فرماتے ہیں:

حق گزار و انیس شہ مرسلان  
حسن کردار و پاکیزگی کا نشان  
دردمند و مددگار جان جہاں  
سیمہ پہلی ماں کہف امن و امان  
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

زبان کی لطافت اور بیان کی بے ساختگی کے سلسلے میں جناب طارق کی تضمین کا ایک اور بند پیش کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے سلام کے اس شعر میں محترم و ملزم افراد خاندان نبوت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بڑی خوبی سے ذکر کیا ہے اور حسن ایجاز سے کام لیا ہے، فرماتے ہیں:

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے  
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام



جناب طارق نے نہایت خوبی سے اس ایجاز بیان پر مصرعے لگائے ہیں،  
فرماتے ہیں:

آج بھی شوق انگیز ہیں تذکرے  
خاندان نبوت کے افراد کے  
ان کی تطہیر ثابت ہے قرآن سے  
اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے  
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

امام نعت گویاں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سرپائے حضور انور، خصائص نبوت  
اور کمالات سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سرورِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم  
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

”سرونازِ قدم“ کی کیا تعریف کی جائے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! عرفی  
شیرازی نے اپنے قصیدہ نعت ”اقبالِ کرم می گزدار باب بہم را“ میں ”سروناز  
قدم“ کی توجیہ بڑے ہی حسین اور معانی آفرینی سے بھرپور انداز بیان میں اس  
طرح کی ہے۔

تقدیر بہ یک ناقہ نشانید دو محمل  
سلمائے حدوث تو ولیلای قدم را

اتنی حسین و بلیغ نعت آپ کو بمشکل ہی کسی فارسی شاعر کے یہاں ملے گی۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے سلام میں جو استعارے ”سرونازِ قدم“

”مغز راز حکم“ کہہ کر فرمائے ہیں وہ بے نظیر و بے مثال ہیں۔ جناب طارق نے اس شعر پر بہت ہی مترنم اور پر کیف الفاظ اور بندش کے ساتھ اس طرح مصرعے لگائے ہیں:

رودبار نعم آبخار کرم  
جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختتم  
دل نواز عرب فیض بخش عجم  
سرو ناز قدم مغز راز حکم  
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

تضمین کے مصرعوں میں اتنی وسعت نہیں تھی کہ ان میں ”سرو ناز قدم“ اور ”مغز راز حکم“ کی توضیح ہو سکے لیکن حضرت طارق نے ”جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختتم“ کہہ کر ”یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام“ کی توضیح و تصریح بہت خوبی سے کر دی ہے جو ان کے کمال سخن دانی اور رسائی فہم کی دلیل ہے

جو کچھ اب تک عرض کیا گیا اس کا ایک گونہ تعلق فن شاعری ہی سے ہے کہ تضمین بھی فن شاعری ہی کی ایک نوع سخن ہے اور اس تبصرے کا اصل موضوع وہ تضمین ہے جو حضرت طارق سلطان پوری نے امام اہل سنت فقیہہ و محدث بے عدیل حضرت رضا بریلوی قدس سرہ کے مشہور زمانہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پر پیش کی ہے۔ اس تضمین میں باعث تخلیق کائنات فخر موجودات سرور عالم و عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و صفات کے

بعض ایمان افروز حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ نے اس شہرہ آفاق سلام میں جو انداز بیان، وجد آفریں تشبیہات و استعارات اور بصیرت افروز نکات سیرت طیبہ پیش کیے ہیں وہ تعریف و ستائش سے مستغنی ہیں۔

اس سلام میں جو عقیدت و محبت کا ایک طغرائے بے مثال ہے حضرت رضا نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سراپائے اقدس و پر نور (شامل نبوی) کمالات نبوت، آپ کی ذات والا صفات سے ظہور میں آنے والے بعض معجزات کو نہایت لطیف پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ آپ کے ہر عضو پر نور کو اس شان و شکوہ اور معجز بیانی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ قوت گویائی حیران ہے اور اس خصوص میں جو تشبیہات و استعارات آپ نے استعمال فرمائے ہیں وہ تعریف و توصیف سے مستغنی ہیں۔ میں اگر یہاں مثالیں پیش کروں تو کلام بہت طویل ہو جائے گا۔ قارئین کرام سلام رضا ملاحظہ فرمائیں ان پر واضح ہو جائے گا کہ حضرت امام رضا نے ان تشبیہات و استعارات کو آپ کے اعضائے پر نور پر منطبق کر کے ان تشبیہات و استعارات کو کس قدر پر شکوہ، مقدس و مطہر بنا دیا ہے۔ ان حسین و جمیل تشبیہات و استعارات کے ساتھ ساتھ لطیف و پاکیزہ تلمیحات بھی اس سلام کا ایک گراں مایہ اور حسین سرمایہ ہیں اور ان حسین تلمیحات سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور آپ کے اوصاف بڑے ہی حسین و لطیف انداز بیان کے ساتھ معرض اظہار میں لائے ہیں۔ اس فریضہ محبت کی ادائیگی کے بعد صحابہ کرام، اہل بیت اطہار ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنہن) ائمہ کرام،

اپنے مرشدان عظام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے حضور سلام ہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے آباؤ اجداد کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) افراد خاندان، اپنے اساتذہ کرام اور تمام افراد امت کو بھی اس سلام میں یہ کہہ کر شامل کر لیا ہے کہ

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اس سلام محبت آگین اور عقیدت طراز کے ہر ایک شعر میں جو آثار و احادیث اور تلمیحات پنہاں ہیں۔ ان کو نہ تو تضمین کے تین مصرعوں میں ادا کیا جا سکتا ہے اور نہ شعر ہی میں اتنی وسعت ہے کہ وہ اپنے دامن میں لیے ہوئے اثر یا حدیث کو بیان کر سکے اور نہ اس تبصرے کے یہ چند صفحات یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان کی توضیح و تشریح کر سکیں جو حضرات ان آثار و اخبار (احادیث سنّیہ) اور ایمان افروز تلمیحات سے بہرہ اندوز ہونے کے خواہاں ہیں۔ وہ ”شرح سلام رضا“ از خامہ حقیقت نگار مفتی محمد خان صاحب زاد لطفہ (شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ، سمن آباد، لاہور) کے مطالعہ سے حظ وافر اٹھا سکتے ہیں۔

## ندرت تخیل

شاعر تضمین نگار جس شعر پر تضمین کر رہا ہے۔ اس کا کمال سخن فہمی اس پر گہری نظر رکھتا ہے کہ شاعر نے کس نہج اور انداز بیان کے ساتھ ندرت تخیل سے کام لیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے اس شعر میں (جس کا تعلق حضور کے سراپائے جمیل سے ہے) ندرت تخیل کی عجیب شان دکھائی ہے۔

لیلة القدر میں مطلع الفجر حق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

”مانگ“ کی تعریف میں شعراء ”کہکشاں“ کے استعارہ سے آگے نہ بڑھ

سکے اور نعت نبوی میں تو ”مانگ“ کی تعریف و توصیف بہ التزام احترام نبوت

ایک بہت ہی دشوار گامِ مرحلہ ہے۔ حضرت رضوانے اپنی ندرتِ تخیل سے نہایت

ہی مقدس اور مطہر استعارے تلاش فرمائے ہیں۔ لیلة القدر اور مطلع الفجر کے بلیغ

استعارے مستحقِ صد ستائش ہیں۔

جناب طارق کے تخیل نے بھی ندرتِ بیان کا راستہ نکال لیا اور ان کی فکر نے

ان بلیغ استعاروں کیلئے حسین و جمیل انداز کو اپنایا ہے۔ فرماتے ہیں:

دیکھ کر خوبی صنع رب الفلق

رنگِ صنعتِ گرانِ جہاں کا ہے فق

اس نظارے پہ قربان چودہ طبق

لیلة القدر میں مطلع الفجر حق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے جو قوافی تلاش کیے ہیں وہ ان کی ندرتِ تخیل پر دال

ہیں اور مستحقِ ستائش ہیں۔ تضمین میں معانی آفرینی اور ندرتِ تخیل کے سلسلے میں

بہت کچھ عرض کیا جاسکتا ہے لیکن تبصرے کے محدود صفحات اس کی اجازت نہیں

دیتے۔ حضرت طارق کا یہاں ایک حسین شعر، جو ندرتِ تخیل اور معنی آفرینی کا

ایک حسین طغرا ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ حضرت طارق کا یہ شعر جو میں آپ کے

سامنے پیش کر رہا ہوں تضمین نہیں ہے بلکہ حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سعادت معمور میں تضمین کا انتساب ہے، فرماتے ہیں۔

اول صبرِ خامہ قدرت کہیں جسے

پہلی صدائے سازِ مشیت کہیں جسے

اس شعر میں حضرت طارق نے ”اول صبرِ خامہ قدرت“ اور ”پہلی صدائے سازِ مشیت“ کے حسین استعاروں سے بہت لطف پیدا کیا ہے اور ندرت تخیل کی نمائش کی ہے۔

ندرت تخیل اور معانی آفرینی کے سلسلے میں کچھ اور اشعار آپ کے مطالعہ کیلئے پیش کرتا ہوں جیسا کہ میں مختصراً اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ ندرت تخیل اور معانی آفرینی میں عموماً مبالغہ آرائی ہر قدم پر کار فرما ہوتی ہے لیکن نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مبالغہ اور غلو کا کہاں گزر، یہاں تو جو کچھ ہے اس کا تمام تر مدار قرآن حکیم، اس کی تفاسیر اور احادیث کے مجموعے ہیں۔ خصوصاً صحاح ستہ اس گرانمایہ اور عظیم سرمائے کے سامنے مبالغہ اور غلو، ہیج و پوچ ہیں ورنہ وہ کسی طرح اس میں دخیل ہو سکتے ہیں۔

ایک محدث عظیم اور ایک فقید المثال فقیہہ کس طرح اس کوچے میں قدم رکھ سکتا ہے اور نہ اس کی گنجائش کہ کائنات کا رنگ و بو اور اس کی تمام رعنائیاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہیں۔ حضرت باری تعالیٰ کا احسان عظیم جس کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ”احسانِ عظیم“ سے تعبیر فرما کر واضح کر دیا ہے۔ خیال و فکر کی یہ تمام رعنائیاں اور جولانیاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وآلہ وسلم کے کمالاتِ نبوت کا ایک گرانمایہ عطیہ ہیں۔ بیان و زبان کی جولانیاں آپ کے کرم بے نہایت کا صدقہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات لامتناہی اور غیر محدود، فکر انسانی کی توانائیاں محدود، خیال و فکر اپنی قوتِ عاملہ کی جولانیاں خواہ کتنی ہی دکھائیں۔ کمالاتِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا استقصا اور احاطہ ان سے ناممکن۔ پس جب یہ حالت اور کیفیت ہو تو فضائے قدس میں مبالغہ کی کیا مجال کہ پرواز کر سکے بس فکر و خیال اپنی قوتِ عاملہ کے بل پر جس قدر پرواز کر سکتے ہیں بس اس حد تک وہ ان کمالات کی مقدس فضا میں پرواز کر لیتے ہیں۔ امام اہل سنت قدس سرہ ان حواسِ باطنی کی اڑان اور ان کی ناکامی کو بڑے ہی دلچسپ انداز میں پیش فرماتے ہیں۔

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر

اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ رندیشہ تھوکتے تھے

پس جن کمالات کی فضا میں قوتِ متخلیہ کا یہ عالم ہو وہاں مبالغہ کی بیچارگی معلوم! کمالاتِ نبوت، خصائص رسالت شاملِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں خیال اور فکر جوئے نئے پہلو اختیار کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں ان ہی کونعتِ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں طرفگی خیال اور معانی آفرینی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور میں نے حضرت طارق سلطان پوری کی قوتِ متخلیہ کے اس پہلو کو اس تضمین میں ان کی معنی آفرینی سے تعبیر کیا ہے، جس کو طرفگی خیال بھی کہا جاسکتا ہے۔ حضرت طارق کی شاعری کا یہ وصف بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بندہ نوازی اور حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا قدس سرہ کا

فیض روحانی ہے۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے تضمین کا دائرہ نہایت محدود ہے، شاعر جس شعر پر تضمین کر رہا ہے اس شعر کے مضمون و مفہوم سے ہٹ کر اگر تضمین کے مصرعے پیش کرتا ہے جیسا کہ عام طور پر تضمین نگار شعراء نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے تو وہ تضمین نہیں ہوگی البتہ قافیہ پیمائی اور غیر مربوط خیالات کا آپ اس کو آئینہ کہہ سکتے ہیں۔ طرفگی خیال (ندرتِ تخیل) تغزل کی دنیا میں تو نہایت آسان ہے کہ بیان اور اظہار خیال پر کوئی قدغن نہیں ہے لیکن نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں مبالغہ کا کہاں گزر، اس راہ میں تو قدم نہایت احتیاط سے اٹھانا پڑتا ہے۔

عرفی مشابہتیں رہ نعت آست صحرا

ہشیار کہ رہ بردم تیغ است قدم را

اگر مبالغہ آرائی کے راستے پر ایک قدم بھی پڑ گیا تو تمام اعمالِ حسنہ غارت اور برباد ہو گئے۔ عصیاں شعار بن گیا۔ نارِ جہنم اس کا ٹھکانہ قرار پائے گی۔ دین کی دولت برباد ہو جائے گی۔ اسی بنا پر نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں معانی آفرینی اور رنگینی تخیل کیلئے بہت ہی زیادہ دقت نظر اور تبحر علمی کی قدم قدم پر ضرورت ہے ورنہ لغزشِ قدم کا اندیشہ ہے۔ اگر آپ نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ندرتِ خیال اور معنی آفرینی کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت محسن کاکوروی (اٹھارویں صدی کے مشہور نعت گو شاعر) اور مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کا نعتیہ کلام (موسوم بہ حدائق بخشش) خصوصاً

آپ کا قصیدہ معراجیہ اور یہ سلام محبت و عقیدت التیام  
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مطالعہ فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس سلام محبت طراز میں معانی آفرینی اور ندرت  
خیال کے ایسے کیف آفریں اور نظر افروز طغریں سجائے ہیں کہ عقل و وجدان وجد  
کرتے ہیں۔ میں یہاں صرف دو تین اشعار پر حضرت طارق کی تضمینیں پیش  
کروں گا۔

اعلیٰ حضرت کے اس شعر کو ملاحظہ فرمائیے۔

شمع بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا

شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق بکمال دیدہ وری اس شعر پر مصرعے اس طرح لگاتے ہیں۔

مجتبیٰ مصطفیٰ اشرف الانبیاء

ظل ذاتِ خدا جن کا سایہ نہ تھا

وہ تدلیٰ مقام و دنیٰ مرتبہ

شمع بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا

شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام اہل سنت قدس سرہ نے اس سلام میں کمالات نبوت اور

خصائص سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اسی نوعیت کی معنی آفرینی

اور ندرت خیال کے ساتھ پیش فرمایا ہے اور نہایت بلیغ کنایات پر مبنی تراکیب استعمال کی ہیں۔ حضرت رضا حضور جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سراپائے انور اقدس کے بیان میں فرماتے ہیں۔

طارانِ قدس جس کی ہیں قمریاں

اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق اس شعر کی تضمین میں بیان کی لطافت کے ساتھ رعنائی خیال اور معنی آفرینی کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں:

دیکھ ڈالے ریاضِ زمین وزماں

دوسرا ایسا شمشاد قامت کہاں

جان و دل سے فدامہ و شانِ جنان

طارانِ قدس جس کی ہیں قمریاں

اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

حضرت رضا ارشاد فرماتے ہیں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا

تضمین کے سلسلے میں جو تاریخیں حضرت طارق سلطان پوری زاد لطفہ نے استخراج کی ہیں وہ مطبوعہ تضمین میں آپ ان شاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ حدائق بخشش اور صاحب حدائق بخشش قدس سرہ کے متعلق مادہ ہائے تاریخ سالنامہ ”معارفِ رضا“ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

لکۃ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
جناب طارق نے اس شعر پر جو تضمین کی ہے وہ ان کی معنی آفرینی کی  
شاہد ہے۔ فرماتے ہیں:

ہے بلاشبہ واللیل جس کی ثنا  
عنبریں باغِ عالم کی جس سے فضا  
جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا  
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا  
لکۃ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت رضا کا شعر ہے۔

معنی قدرائی مقصد ماٹغی

زرگس باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اس شعر کے مصرعہ اول میں سورۃ النجم کی دو آیات کی طرف لطیف اشارے  
ہیں۔ ”زرگس باغِ قدرت“ معنی آفرینی کا شاہکار ہے۔

جناب طارق نے اس شعر پر بہت ہی حسین مصرعے لگائے ہیں اور ”زرگس  
باغِ قدرت“ کے حسین کنایے کی توضیح کر دی ہے۔ فرماتے ہیں:

چشمہ نورِ رب، دیدہ مصطفیٰ

کوئی عالم نہ پوشیدہ ان سے رہا

ایسا ذوق نظر حق نے ان کو دیا

معنی قدرائی مقصد ماٹغی

زگس باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

میں نے جو کچھ ان پیش نظر صفحات میں عرض کیا ہے اس کا تعلق حدائق  
بخشش کے مختصر تعارف اور حضرت طارق سلطان پوری کی اس تضمین سے ہے جو  
انہوں نے سلامِ رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پر نذرِ قارئین کی ہے جو حضرت طارق کی شاعرانہ صلاحیتوں اور ادب پران  
کی مہارتِ تامہ کی شاہد اور ان کے حسین افکار کا مرقع ہے۔

یہ چند صفحات مکرمی و محترمی عالی جناب سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری  
ناظم اعلیٰ امام اہل سنت لائبریری برہان شریف (انٹک) کے ارشاد کی تعمیل ہے جو  
مجھ سے خصوصی رابطہٴ محبت و مؤدت رکھتے ہیں ورنہ اس طویل علالت و ناتوانی کی  
صورت میں تبصرہ نگاری ایک امر دشوار تھا۔

خاتمہٴ کلام پر ایک امر خاص کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا  
ہوں اگرچہ اس کا تعلق تضمین سے نہیں ہے لیکن حضرت طارق کے فن شاعری اور  
ان کی ادبی صلاحیتوں سے اس کا خصوصی تعلق ہے اور وہ یہ کہ حضرت طارق تاریخ  
گوئی یعنی مادہ ہائے تاریخ کے استخراج پر بھی بھرپور قدرت رکھتے ہیں اور اس فن  
میں انہیں یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ تضمین کے آغاز میں سات آٹھ حسین اور جامع  
مادہ ہائے تاریخ استخراج کیے ہیں۔ تضمین کے اختتام پر ایک قطعہٴ اختتامیہ بھی  
پیش کیا ہے جس کے آخری مصرعہ میں مادہ تاریخ ”جو بن فکرِ رضا“ سے استخراج  
کیا ہے۔



آخری شعر اس طرح ہے ۔  
 پئے سال تکمیل تضمین خوب  
 کہو ”جو بن فکر احمد رضا“

۱۴۱۵ھ

اس کے ساتھ ساتھ حدائق بخشش اور کلام حضرت امام احمد رضا پر بھی متعدد تاریخیں استخراج کی ہیں اور اپنی مہارتِ تامہ کا ثبوت دیا ہے۔  
 استخراجِ مادہ ہائے تاریخ کا ایک دلچسپ اور دل نشیں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے حضرت امام اہل سنت امام نعت گویاں قدس سرہ کی ولادت اور وصال کے سلسلے میں بھی بہت ہی گراں مایہ اور پر کیف مادہ ہائے تاریخ استخراج کیے ہیں۔  
 ان کی فکر کی تو انانیوں کیلئے دعا گو ہوں

والسلام

شمس بریلوی (ستارۃ امتیاز)

۱۴ دسمبر ۱۹۹۴ء

گلشن اقبال، کراچی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نعت گوئی میں صلوٰۃ و سلام کے نذرانے

از: مولانا سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی

الحمد للذوالجلال والاکرام والصلوٰۃ علی سید الانام علیہ التحیۃ والسلام  
 آج کل اردو و شاعری میں مرثیہ اصحاب کربلا یا منقبت سیدنا حسین علیہ  
 السلام کی ایک ہیئت ”سلام“ کے نام سے معروف ہے اور اس کی محافل کو ”محفل  
 مسالمہ“ کہا جاتا ہے جبکہ ادوار قدیم سے اہل علم ان اشعار یا مجموعہ اشعار کو سلام  
 کہتے آئے ہیں، جن میں حضور علیہ التحیۃ والسلام کے حضور صلوٰۃ و سلام نذر کیا  
 جائے جیسے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قدس سرہ کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش کی

فہرست کلام میں ”سلام محبت طراز“ سلام مشتمل بر سر پائے اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرقوم ہے۔ اس سلام کو نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ تسلیم کیا گیا ہے۔

نعت: عربی زبان میں تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ اگرچہ قصیدہ میں بھی مدح سرائی کی جاتی ہے مگر فن کے لحاظ سے محض قصیدہ اور نعت میں فرق ہے۔ بذیل قصیدہ کسی بھی فرد کی مدح کو شامل کیا جاسکتا ہے جبکہ نعت صرف رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کیلئے مخصوص ہے۔ پس فن شاعری میں نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں شاعر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جذبات محبت اور حسن عقیدت کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔

اہل دل کہتے ہیں نعت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محض شاعری نہیں ایک قدسی عطیہ، ایک قلبی کیفیت اور اظہار عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذریعہ ہے اس لیے دور اور ہر زمانے میں عاشقان رسول حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کرتے رہے۔ بڑی بڑی ہستیوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ صوفیاء و فقہاء اور ائمہ و علماء تک آپ کی محبت سے سرشار ہو کر نغمہ سرا ہیں اور اس کو ذریعہ حصول ثواب و نجات عن العذاب جانتے رہے۔ جناب بوسیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

وَمُنْدُ الزَّمْتِ أَفْكَارِي مَدَائِحُهُ

وَجَدْتُهُ لِمَخْلَاصِي خَيْرِ مُلْتَزِمِ

اور میں نے اپنے اذکار کیلئے مدحت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لازم کر لی ہے تو اس کو میں نے اپنی نجات کے لئے نہایت عمدہ مصاحب اور ضامن پایا ہے۔ (قصیدہ بردہ شریف)

یہی نہیں بلکہ اپنی نعت گوئی عطیہ خداوندی سمجھتے ہوئے اس خوش بختی پر فخر و ناز بھی کرتے رہے۔

### مَدْحَتِ رَسُولِ اللَّهِ مُفْتَخِرًا بِهِ

پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح خواہ نثر میں ہو یا نظم میں علم ادب میں نعت ہی کہی جاتی ہے۔ نعت منشور کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی آسمانی کتب اور قرآن مجید چونکہ یہ کتب اپنے نزول دنیاوی سے پہلے بھی موجود تھیں اس لیے میں وقت کا تعین کرنے سے قاصر ہوں البتہ منظوم نعتوں میں قدیم ترین نعت اسعد ابو بکر حمیری کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے سات سو سال قبل نظم کی گئی۔ اس کے چند اشعار مجھ کو دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک شعر پیش کر رہا ہوں

شَهِدْتُ عَلِيَّ أَحْمَدًا أَنَّهُ

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ بَارِي النَّسَمِ

میں احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ رب کائنات کی طرف سے رسول ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے چھ سو سال قبل آپ کے مورث اعلیٰ کعب بن لوی بن غالب نے بھی اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

عَلَى غَفْلَةٍ يَأْتِي النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ

بِخَبَرِ أَخْبَارِ اصْدُوقِ خَيْرِهَا

اچانک نبی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لانے والے ہیں۔ وہ ایسی خبر دیں گے کہ جن کا خبر رکھنے والا بہت سچا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ سے دلوں کا رابطہ بڑھا۔ محبت و عقیدت نے جلا پائی۔ جذبات و احساسات نکھرے، نطق کو اظہار و بیان کی پر کیف راہ ملی اور جاہلی شاعری میں نعت کے نغمے جگمگانے لگے اور جب قرآن نے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو تم بھی نبی پر دُرود بھیجو اور سلام نذر کرو)

سے جذبہ ثنا گوئی کو ایک جہت حصول اجر عظیم آشکارا کی، نطق و بیان نے صلوة و سلام کو حرز جان بنا لیا اور اپنے نعتیہ کلام کو اس سے متبرک کرنے لگے۔ اس کی پہل کس نے کی یہ تو میں سراغ نہ لگا سکا لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت پر درد و فراق کی تڑپ سے دل پر سوز میں مچلنے والے جذبات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اظہار سے ہی اشعار میں صلوة و سلام کا نذرانہ پیش کیا جانے لگا۔ ایسے فراقیہ اشعار میں ہی خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمَبَارَكِ صِنُوءَ

صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزَلُ الْقُرْآنِ

اے آخری رسول آپ برکت و سعادت کے جوئے فیض ہیں  
 آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی ڈرود و سلام بھیجا ہے  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حزنیہ اشعار میں فرمایا:

فَصَلِّ الْمَلِيكَ وَلِيَّ الْعِبَا

دِو رَبُّ الْعِبَادِ عَلَيَّ أَحْمَدُ

مالک الملک، بادشاہ عالم، بندوں کا والی اور پروردگار احمد مجتبیٰ پر سلام و درود  
 بھیجئے۔ یہی رنگ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب (م ۲۰ھ) کے کلام میں بھی ملتا ہے۔  
 عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً وَأَدْخِلَتْ حَسَنَاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيًا  
 حضرت ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب (م ۲۰ھ) نے یوں ہدیہ  
 صلوة پیش کیا۔

صَلَاةَ اللَّهِ مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

عَلَيْهِ لَا تَحُولُ وَلَا تَزُولُ

رحمت والے پروردگار کی رحمتیں ہوں حضور پر ایسی رحمتیں جو نہ تھمیں اور نہ  
 کبھی ختم ہوں۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ (م ۹۰ھ) نذرانہ سلام  
 پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

إِنْ نِلْتِ يَا رَوْحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ

بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةَ فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

اے باد صبا اگر کسی دن اس پاک سرزمین کی طرف تیرا گزر ہو تو نبی محترم کے



روضہ پر حاضر ہو کر میرا سلام پہنچانا۔

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۰ھ) اپنے قصیدے میں ہدیہ ذرود نذر کرتے ہیں:

صَلِّيْ عَلَيْكَ اللهُ يَا عَلَمَ الْهُدَى

مَا حَزَنَ مُشْتَاقٌ اِلَى مَثْوَاكَ

اے نشان ہدایت آپ پر آپ کا مشتاق زیارت شوق دل سے قیامت تک جس قدر ذرود بھیج سکیں اتنا ہی اللہ تعالیٰ آپ پر ذرود نازل فرمائے۔

امام الحدیث ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۳۳ھ) کے بھی اشعار ملتے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یوں صلوٰۃ و سلام پیش کیا گیا ہے۔

نَطَقَ النَّبِيُّ لَنَا بِهِ عَنْ رَبِّهِ

فَعَلَى النَّبِيِّ صَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ باتیں ہمیں اپنے رب کی جانب سے فرمائی ہیں۔ پس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ذرود و سلام نازل ہوتا رہے۔

علامہ محمد بن سعید بوسیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۹۵ھ) کا مشہور قصیدہ بردہ شریف نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل ہے اور صوفیاء کے یہاں متداول ہے اس میں بھی صلوٰۃ و سلام پیش کیا گیا ہے۔

مَوْلَا يَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اے میرے مالک ہمیشہ ہمیشہ تک دُرود و سلام بھیج اپنے حبیب پر جو ساری خلقت سے بہتر ہیں۔

علامہ کمال الدین بن زملکانی (م ۷۳۷ھ) فرماتے ہیں:

عَلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ اللَّهُ الصَّلَاةُ كَمَا

مِنَّا عَلَيْكَ السَّلَامُ الطَّيِّبُ الزَّاهِي

آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے دُرود ہو جیسا کہ ہماری طرف سے آپ پر عمدہ پاک سلام ہو۔ آٹھویں نویں صدی ہجری میں قطب الدین عبدالکریم بن ابراہیم سبط الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مرتبت بزرگ ہیں جن کے نعتیہ قصیدے میں یہ شعر بھی شامل ہے۔

صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ مَهْمَا زَمَمْتَ

كَلِمٌ عَلَىٰ مَعْنِي يَرِيحُ بَيَانَهُ

اللہ تعالیٰ دُرود بھیجے (رحمت نازل فرمائے) جب تک زمزمہ سخی کرے کلام ایسے معنی پر کہ اس کا بیان اس کا ذکر اختتام پذیر ہو۔

شیخ احمد بن محمد تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۲۰ھ) اپنے نعتیہ قصیدہ والیہ میں ہدیہ صلوة و سلام نذر کرتے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى النَّبِيِّ نَبِيِّ الْحَقِّ وَالرَّشْدِ

اے پروردگار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی برحق اور صاحب رشد

وہدایت ہیں ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ و سلام نازل فرما۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ) اپنے قصیدہ ”اطیب

النعیم“ میں نذرانہ دُرود پیش کرتے ہیں۔

وَصَلَّىٰ عَلَيْكَ اللَّهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهِ

وَيَا خَيْرَ مَأْمُولٍ يَا خَيْرَ وَاہِبِ

اللہ تعالیٰ نے آپ پر دُرود بھیجا اے تمام مخلوق میں بہتر اور اے عمدہ مرکز

امید اور اے اچھی عطا کرنے والے۔

سید غلام علی آزاد واسطی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۰۰ھ) ہدیہ دُرود پیش

کرتے ہیں۔

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَالِهِ رَبُّ الْوَرَىٰ

وَعَلَىٰ مَعَاشِرِ صَحْبِهِ الرَّحْمَاءِ

مخلوق کا پالنہار آپ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے

صحابہ پر بھی جو کہ باہم رفیق و شفیق ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ) نذرانہ دُرود پیش

کرتے ہیں۔

صَلَّىٰ عَلَيْكَ اللَّهُ آخِرَ دَهْرِهِ مُتَفَضِّلًا

مُتَرَحِّمًا وَخَبَالَكَ الْمَوْعُودَ مِنْ إِحْسَانِهِ

اللہ تعالیٰ آپ پر دُرود نازل فرمائے زمانے کے آخر تک تفضل کرتا ہوا اور

ترحم فرماتا ہوتا ہوا اور آپ کو اپنے احسانات موعودہ عطا فرمائے۔

اپنے دوسرے قصیدے میں صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں

فَقَدْ أُعْطِيتَ مَا لَمْ يُحِطْ خَلْقُ

عَلَيْكَ صَلَوَةٌ رَبِّكَ بِالسَّلَامِ

آپ کو وہ دیا گیا جو کسی کو نہ دیا گیا۔ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں نازل ہوں سلام کے ساتھ۔

مولانا الہی بخش کاندھلوی (م ۱۲۲۵ھ) ہدیہ صلوٰۃ و سلام بیان الفاظ نذر کرتے ہیں۔

فَاَصْلَىٰ عَلَيْكَ بِاتِّسْلِيمِ

مُنْخَفَاً عِنْدَ حَفْرَةِ الصَّمَدِ

پس میں نذر تسلیم کے ساتھ آپ پر روو بھیجتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے دائمی اس قدر رحمتیں نازل ہوں۔

بِعَدَادِ الرِّمَالِ وَالْأَنْفَاسِ

وَلِنَبَاتِ الْكَثِيرِ مُتَّفِهِ

جس قدر ریت کے ذرات اور سانسوں کا شمار ہے اور جس قدر سبزہ وغیرہ

ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۷۸ھ) نذرانہ درود پیش کرتے ہیں۔

عَلَيْكَ أَزْكَى الصَّلَوَّةِ اللَّهُ مَا مَدَحَتْ

فِي مَوْزِقِ الْبَانَ وَرَقَاءَ بِتَغْرِيدِ

آپ پر اللہ کی پاکیزہ رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک سرسبز و شاداب

مرغزاروں میں طائران خوش الحان چہچہاتے رہیں۔

سیف الدین ابو محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۵ھ) ہدیہ ذرود پیش کرتے ہیں۔

صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ رَبُّهُ

حَبِيبِهِ مَنْ حُبُّهُ حُبُّهُ

اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔ آپ وہ حبیب ہیں

کہ جن سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔

صَلَّى عَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ هُمْ

عِزَّتُهُ صَفْوَتُهُ صَحْبُهُ

اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے آپ پر اور ان پر جو آپ کی آل، آپ کے

خدا اور آپ کے اصحاب ہیں۔

جب آفتاب اسلام کی کرنیں سرزمین عرب کو روشن کرتی ہوئی خطہ عجم پر

پڑیں ایک طرف مغرب کو منور کیا دوسری طرف فارس و ہند کو روشن کرتی ہوئی

مشرق بعید کو جگمگانے لگیں تو عربی زبان کی طرح دوسری زبانوں میں بھی نعت

گوئی کی جانے لگی چنانچہ فارسی اور اردو کو بھی نعت گوئی کی سعادت نصیب ہوئی

اور شعراء نے اپنے اشعار میں صلوة و سلام کے نذرانے پیش کیے۔

غوث الاعظم سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

(م ۵۶۱ھ) اپنے فارسی منظوم کلام میں صلوة و سلام کا نذرانہ پیش فرماتے ہیں۔

چو ذرہ ذرہ شود این تنم بہ خاک لحد

تو بشنوی صلوة از جمیع ذر اتم

سلام گویم و صلوات بر تو ہر نفسے

قبول کن بہ کرم این سلام و صلواتم

شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی ثم الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
(م ۷۲۵ھ) صلوة و سلام پیش فرماتے ہیں:

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعاگو سلام برخواں  
بگرد شاہِ مدینہ گردو بصد تضرع پیام برخواں  
بنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاکِ آں کو  
صلوة وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں  
بہ بابِ رحمت گہے گزر کن بہ باب جبریل گہے جبیں سا  
صلوة مئی علیٰ نبی گہے بہ باب السلام برخواں

شیخ عبدالاحد وحدت وگل مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ) نے  
نذرانہ صلوة و سلام پیش کیا ہے۔

برو بادا صلوة اللہ نامی

برآلِ پاک و اصحاب گرامی

ابوالکارم سلیم فہمی رحمۃ اللہ علیہ نذرانہ سلام پیش کرتے ہیں:

از سلیم بے نوا عرض سلام

کن قبول اے حضرت خیر الانام

اردو شاعری نے بھی اس میدان میں جھنڈے گاڑھے اور شعراء نے مختلف  
انداز میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیے۔

عبدالغفور نساج عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۶ھ) اپنی نعتیہ نظم میں اس

طرح دُرود و سلام رقم کرتے ہیں:

بھیجتا ہوں سو دُرود سو سلام

آل و اصحاب و نبی پر صبح و شام

مولوی حکیم عبدالہادی خان وقار رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۴ھ) بصد

عجز و نیاز حضرت اقدس میں عرض کرتے ہیں:

مجھ پہ ہو تیرا کرم تجھ پہ دو عالم کا دُرود

مجھ پہ ہو تیری نظر تجھ پہ خدا کی رحمت

دور قرامطہ کے بعد سلاطین سلاجقہ نہایت عقیدت اور خصوصی اہتمام سے

محافل میلاد منعقد کرنے لگے۔ بالآخر وہ زمانہ آیا کہ عوام الناس بھی باقتضائے

عقیدت ان محافل کا اہتمام کرنے لگے۔ برصغیر پاک و ہند میں بعض شہروں میں

نبی خانے قائم تھے جہاں ماہ ربیع الاول کے ابتدائی بارہ دن محافل سیرت و نعت

منعقد کی جاتیں۔ شیرینی تقسیم کی جاتی، لنگر پکایا جاتا، شعراء حضرات نئے ڈھنگ

اور نئے جذبات و عقیدت کا اظہار کرتے اور مکمل نعتیں صلوٰۃ و سلام پر مشتمل لکھی

جانے لگیں جیسے عبدالباری آسی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت:

وہی ہیں طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیمبر

وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر

تحت ان پر دُرود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

یا جیسے بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۳ھ) کی نعت:



آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کھینچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اسی انداز کی نعت محمود الرب خالد صدیقی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۶۳ھ) نے لکھی:

خسر و سرمد تحت نہ مسند فخر آب وجد یعنی محمد  
نور محمد روح معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

سید محمد خلیل خاکی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۷۹ھ) کی اسی انداز کی نعت:

نور مجسم نیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف (ذبح ترمذی) نے بھی ان زمینوں میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

میرا رخ ہے سوئے کعبہ میرا دل ہے محو طیبہ

روح جھکی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشق کی ایسی جوت جگا دے پیار کی اپنی آگ لگا دے

چین نہ پاؤں تجھ بن پل بھر صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں میں بس تو ہی بسا ہو میرا سر قدموں پہ پڑا ہو

ورد رواں ہو میرے لب پر صلی اللہ علیہ وسلم

دُور کبھی میں تم سے نہیں تھا پردہ حائل کیوں رہا ایسا

روح ذبیحا رافت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن پھر محافل میلاد میں نذرانہ سلام پیش کرنے کیلئے جذبات و عقیدت

پر محض اشعار سلام پر مشتمل نظموں کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ”سلام“ کے نام

سے نعتیں نظمیں پر جوش انداز میں تحریر کی جانے لگیں۔ اس طرح بہت سے سلام تحریر کیے گئے لیکن جو مقبولیت خواجہ محمد اکبر خان اکبر میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۸ھ) کے سلام:

پوری یارب یہ دعا کر ہم درِ مولیٰ پر جا کر  
 پہلے نعتیں کچھ سنا کر یہ پڑھیں سر کو جھکا کر  
 یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

کو حاصل ہوئی یا جو پذیرائی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

العزیز کے سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کوئی وہ کسی اور کو حاصل نہ ہوئی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے سلام کی گونج نہ صرف محافل و مجالس میں ہے بلکہ اس کی چھاپ عقیدت مندوں کے دلوں اور اصحاب فن کے خیالوں پہ لگی ہوئی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی اس سلامیہ نظم پر اب تک متعدد تضامین لکھی جا چکی ہیں اور بڑے بڑے اساتذہ نے اس پر طبع آزمائی کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے اپنی عقیدت مندی کا اظہار کیا ہے۔ ان ہی عقیدت مندوں میں جناب عبدالقیوم طارق سلطان پوری صاحب بھی ہیں، جنہوں نے اعلیٰ حضرت کی نظم ”سلام“ پر اپنی جودت طبع اور ندرت خیال سے تضمین نگاری کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جناب

طارق صاحب نے اپنی تضمین کو ناظرین کرام کیلئے ”ارمغان شہین“ بنانے کی کوشش کی ہے اور حتی المقدور قلبی جذبات اور تخیل کی پرواز سے پوری طرح کام لیا ہے۔ بہت ممکن ہے نگاشتہ تضمین کے دوران ایسے لمحات بھی آئے ہوں کہ ان کے جذبات کی نظریں کسی بدر شفاف اور مہتاب بلا کلف کی تلاش میں ہر لمحہ آگے اور آگے گامزن ہوں لیکن کبک تخیل باز و شکستہ تھکا ماندہ ان کی جوشش طبع سے ہار مان بیٹھا ہو۔ اس کا سراغ تو کوئی عمق نگہی کا عادی اور نقائص کا کھوجی ہی لگا سکے گا میں تو جناب سلطان پوری صاحب کی کاوش و کاہش اور سعی کار کے حسن و جذبہ کو دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے بڑے سلیقے سے اپنی نگہ بلند سے کام لیا ہے۔ اور الفاظ معانی کا گلشن کھلایا ہے۔ کسی کلام کے حسن و خوبی کیلئے زبان کی شستگی، طرز ادا کی شگفتگی، ضائع و بدائع کی مینا کاری اور معانی و بیان کی رنگ آمیزی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ آپ کا کلام اس سے خالی نہیں ہے۔

زبان سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ہے۔ مثلاً

اک جہان معارف ہے ہر لفظ میں  
 جس کو سن کر فصیح اللسان سر دھنیں  
 ہو وہی، آپ جس کی تمنا کریں  
 وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں  
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام  
 غم مٹے، دور سارے دلذر ہوئے  
 ابر رحمت سے صحرا کے بھی دن پھرے

ان کا فیض قدم ہے یہ دنیا کے  
 زرع شاداب و ہر فرع و پر شیر سے  
 برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام  
 تشبیہ و استعارات سے بھی آپ کا کلام مرصع ہے۔ جیسے:

وہ سحاب کرم ابر احسان و جود  
 رحمت عالمیں حسن بزم و جود  
 بہر غفران امت ہیں وقف سجود  
 پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود  
 یادگاری امت پہ لاکھوں سلام  
 آسمان دنی و تدلیٰ کا چاند  
 رشک خورشید چرخ فاوچی کا چاند  
 وہ شب سعد و پر نور اسریٰ کا چاند  
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

صناع کی مینا کاری بھی آپ کے کلام میں ملتی ہے۔ صناع لفظی و معنوی  
 دونوں کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

تنسیق الصفات :-

مظہر حق، وجود خدا کی دلیل  
 پیکر عز و تمکین، جلیل و جمیل

وہ نوید میجا دعائے خلیل  
 بے سہیم و تقسیم و عدیل و مثیل  
 جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

صنعت اشتقاق:-

مجد ممدوح رحمان پہ امجد دُرود  
 ان کے اکرام بے حد پہ بے حد دُرود  
 رشد و ارشاد حضرت پہ ارشد دُرود  
 مطلع ہر سعادت پہ اسعد دُرود  
 مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

تضاد:-

پست و بالا، یساریمیں، پیش و پس  
 ان کا محتاج رحمت ہے ہر ذی نفس  
 بیکسوں کو سرحشر ہیں آپ بس  
 خلق کے دادرس سب کے فریادرس  
 کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام  
 غمزدہ لمحہ بھر میں سکوں پا گیا  
 آیا روتا ہوا مسکراتا گیا  
 اس نگاہ عنایت کا مذکور کیا  
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا  
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مراعاة النظر :-

ہے بلاشبہ واللیل جس کی ثنا  
 عنبریں باغ عالم کی جس سے فضا  
 جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا  
 وہ کرم کی گھٹا کیسویے مشک سا  
 لکہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ پھولوں کے متلاشی کو ان کے گلشن سخن میں  
 ایسے مہکتے، خوش رنگ پھول اور بھی ملیں گے، تلاش شرط ہے۔ جوئیندہ یا بندہ مکرمی  
 جناب سید صابر حسین شاہ بخاری کی فرمائش پر پیش لفظ لکھنے کی کوشش کی ہے اور  
 اپنی کم علمی کا نتیجہ کار اور فکر نارسا کا ما حاصل آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔  
 آخر میں اس دعا کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ ”اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی عفی عنہ

ہری پور ہزارہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء

۷۸۶

۹۲

مبسلماً و حامداً و مصلياً و مسلماً

## سلام رضا کی دلکشی و دلاویزی

از: حضرت العلام پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی حسینی صاحب

حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من ربہ الغفور کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرتے رہنا اہل ایمان کی ایسی عظیم و جلیل سعادت ہے جو مزید ہزار ہا سعادتوں کو اپنے جلو میں لیے ہوئے ہے۔ قرآن حکیم نے اسے اللہ جل مجدہ اور اس کے مقرب فرشتوں کی سنت فرمایا ہے (اور اشارتاً قرب کا ذریعہ قرار دیا ہے) حدیث پاک میں بھی اس کے بیان کردہ فوائد و ثمرات و برکات کی کوئی حد نہیں۔ یہ جنت و مغفرت کی ضمانت ہے، یہ غم کا مداوا ہے، نفاق کا علاج، توبہ کی توفیق اور قبولیت کا وسیلہ ہے۔ برکت کے لئے صرف ایک حدیث پاک درج کی جاتی ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے۔ خوشی کے آثار آپ کے رخ انور میں ظاہر تھے اور اس حال میں فرمایا بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ہے بے شک آپ کا رب فرماتا ہے ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تم اس سے راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس پر دس



باردرد و بھجوں گا اور آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا تو میں اس پردس  
بار سلام بھیجوں گا۔“ (مشکوٰۃ شریف)

قرآن پاک میں دُرد و سلام کا حکم دیتے ہوئے رب کریم جل شانہ نے

فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

آیت کے الفاظ پر غور کریں تو دُرد کے مقابلے میں سلام کی تاکید زیادہ نظر  
آتی ہے۔ چنانچہ امت مرحومہ نے ہمیشہ اس کا التزام کیا ہے۔ عربی، فارسی، اردو،  
پنجابی اور دوسری زبانوں میں عشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نظم و نثر  
میں دُرد و سلام لکھ کر اپنے عشق و مستی کا مظاہرہ کیا۔ کرتے ہیں اور کرتے رہیں  
گے۔ تاہم دور آخر میں ”سلام“ پر لکھی جانے والی اردو نظموں میں جو شہرت و  
قبولیت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے لکھے  
ہوئے سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ کو حاصل ہوئی، اس کی مثال نہیں  
ملتی۔ ہر محفل میلاد، ہر عرس اور اہل سنت کی ہر مذہبی تقریب کے آخر میں حتیٰ کہ  
جمعہ و عیدین کے اجتماعات میں بھی سلام باجماعت پڑھا جاتا ہے۔ حریم  
شریفین میں بھی بعض اہل محبت اسی کو اپنا وسیلہ بناتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ علم و عرفان، عشق و مستی اور بیان و اظہار  
کی قوتوں سے پوری طرح آراستہ تھے، چنانچہ ان کی سب خداداد صلاحیتوں نے  
حسن ترتیب سے مجتمع ہو کر بارگاہِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ و سلام میں سلام کا نذرانہ  
پیش کیا ہے اور حق یہ ہے کہ کمال کر دیا ہے۔ اس ”سلام“ کی دلکشی و دلآویزی اور

ہر دلعزیزی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جتنی تضمینات اس پر لکھی گئی ہیں کسی اور اردو سلام پر نہیں لکھی گئیں۔ گویا یہ سلام بھی اپنے نوع میں یکتا و یگانہ ہے اور اس پر لکھی ہوئی تضمینات کا سلسلہ بھی وسیع و طویل ترین ہے۔ غالباً اس کا آغاز حضرت سید اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔

زیر نظر تضمین بھی اسی زریں سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ ہمارے کرم فرما جناب طارق سلطان پوری مدظلہ العالی جو بلند پایہ اور کہنہ مشق شاعر ہیں، کی کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔ میں نے اس کا حرف حرف پڑھا ہے اور مجھے از حد پسند آئی ہے۔ بعض بند تو ایسے خوبصورت ہیں کہ دل بے اختیار عیش عیش کراٹھتا ہے۔ صحت اجازت دیتی تو کئی شواہد پیش کرتا فی الحال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سلامی (یعنی طارق صاحب) کو اس ہدیہ سلام پر سلام کرتا ہوں۔

میری دعا ہے رب السلام، اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اعلیٰ حضرت کے سلام کی طرح اس تضمین کو قبول فرمائے اور قبول عام کا شرف بخشے۔ آمین

سگِ بارگاہ حضور نقش لا ثانی

آسی



وہی غیرت کو پامال کرنا چاہتے تھے، بقول اقبال۔

عصرِ ماما راز ما بیگانہ کرد

از جمالِ مصطفیٰ بیگانہ کرد

اس دور میں آپ نے مسند تجدید پہ فائز ہو کر مسلمانوں کی رہنمائی کی بد عقیدگی، بے راہ روی، بد اخلاقی، آزاد خیالی کے دھندلکوں میں کھونے والوں کو روشنی دکھائی۔ آپ نے تمام مشکلات و مصائب کا ایک ہی حل بتایا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پہ پڑ رہو

قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

قوم کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے مالا مال کرنا واقعی آپ کا عظیم کارنامہ

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گونا گوں اوصاف و کمالات سے حظ وافر عطا فرمایا تھا،

اس لیے جس میدان میں قدم رکھا، کامرانیاں پابوسی کیلئے بیتاب نظر آئیں ع

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

قرآن و حدیث، کلام و فقہ تو خصوصی موضوع تھے ہی، جو کمال آپ نے

شعرو سخن میں پیدا کیا واللہ! عقل، بلندی تخیل پر نقش حیرت اور ذہن، فکر رسا پہ

پرگرداں دکھائی دیتا ہے۔ گویا آپ ”ملک سخن“ کے تاجدار تھے۔ آپ کا کلام حق

ترجمان پڑھ کر دل نورِ محبت سے معمور اور نظر ذوق و فاسے سرشار ہو جاتی ہے۔

گونج گونج اٹھے ہیں نعماتِ رضا سے بوستاں

کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

آپ کو فنِ شعر میں وہ امتیازی مقام ملا کہ داغِ دہلوی جیسے استاد سخن نے

دادِ تحسین دی، یوں تو آپ کا سارا کلام، از حد محبت انگیز، روح پرور اور بصیرت افروز ہے مگر ”سلام رضا“ کے کیا کہنے، جب بھی اہل دل مل کر اسے پڑھتے ہیں تو فضا میں سینکڑوں جلت رنگ بج اٹھتے ہیں۔ کیف و مستی کے ہزاروں آگینے چھلک پڑتے ہیں۔ یہ ایک عاشق صادق کے سوز و ساز کا فیضان ہے کہ آج بچے بچے کی زبان پر ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ کا نغمہ مچل رہا ہے۔ بقول پروفیسر یوسف سلیم چشتی

”ہندو پاک میں شاید ہی کوئی عاشق رسول ایسا ہوگا جس نے اس سلام رضا کے دو چار شعر حفظ نہ کر لیے ہوں“ (ندائے حق جون ۱۹۶۰ء ص ۳۱)

جناب مولانا کوثر نیازی صاحب لکھتے ہیں:

”میں اگر کہوں کہ یہ سلام اردو زبان کا قصیدہ بردہ ہے تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا۔“ (امام احمد رضا خاں بریلوی، ایک ہمہ جہت شخصیت)

اللہ اللہ! یہ سلام، عشاقِ رسول کے دردوں کا درماں، دکھوں کا مداوا اور زخموں کا علاج ہے۔ اس کا ایک اک لفظ روح و ضمیر کے جہان میں تازگی و شگفتگی بھر دیتا ہے۔

بارانِ رحمت :-

بارانِ رحمت ”سلام رضا“ کی خوبصورت تضمین کا نام ہے، جسے اہل سنت کے مایہ ناز شاعر جناب طارق سلطان پوری نے تحریر کیا۔ جناب طارق سے پہلے بھی ”سلام رضا“ کی تضاہین لکھی گئیں، جن میں جناب سید مرغوب اختر الحامدی

صاحب کی تضمین کو خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔ زیر نظر تضمین بھی ان شاء المولیٰ اپنے منفرد اسلوب بیان کی وجہ سے مقام خاص کی حامل ہوگی۔ حقیقی طور پر تشنگان ہستی کے لیے بارانِ رحمت ثابت ہوگی۔ پیار کے ساون کی برکھا اور چاہت کے بھادوں کی رم جھم کہلائے گی۔

تضمین نگار جناب طارق ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ میں نے ہنوز ان کی زیارت نہیں کی، صرف ان کی معراج فن سے متاثر ہو کر یہ الفاظ لکھ رہا ہوں۔

تجھ کو دیکھا بھی نہیں پھر بھی شناسائی ہے

اب تری یاد ہے اور گوشہ تنہائی ہے

میں نے دیکھا ہے کہ جناب طارق کے گہر بار قلم سے نکلنے والے حرف بولتے ہیں، لفظ مسکراتے ہیں، تحریر قوسِ قزح کی طرح رنگ بکھیرتی ہے۔ ان کی طبیعت موزوں، فکر بلند اور مزاج شاعرانہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ انہیں عشق رسول کی دولت لازوال حاصل ہے۔ وہ ہمیشہ نعت سوچتے، نعت لکھتے اور نعت پھیلاتے ہیں۔

جو سچ پوچھو تو اک اک مرحلہ جنت ہی جنت ہے

میں نے ان کی طرزِ تحریر سے اندازہ لگایا ہے کہ وہ اوجِ سخن کے ”طارق“

ہو کر بھی منکسر المزاجی، فروتنی اور نیاز مندی کا پیکر ہیں، جس میں یہ اوصاف نہ

ہوں میرے نزدیک وہ سب کچھ ہو کر بھی کچھ نہیں بلکہ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ

هُوَ أَضَلُّ كَامِصَدَاقٍ ہوتا ہے۔

جناب طارق کی زود گوئی، تاریخ گوئی، نے بھی بہت متاثر کیا، میرے جیسا

تو مہینوں قبض وسط کے امتحان سے گزرتا ہے تو

پھر نظر آتی ہے کہیں مصرعہ ترکی صورت

لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے وسیع ذہن دیا ہے۔ بہت نغمز گو ہیں، جوش و روانی

پورے جو بن پر ہوتی ہے مثلاً ”سلام رضا“ کے پہلے شعر پہ تضمین کا پہلا بند لکھا تو

طبیعت کی ”غایت حاضری“ کی وجہ سے دوسرا بند بھی اسی شعر پہ لکھ دیا، دونوں

”بندوں“ میں افکار و جذبات کی زبردست اٹھان ملاحظہ کیجئے۔

ماہ کنعانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مہرِ فارانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مظہرِ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

میرِ سامانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شاہِ ذی شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قاسمِ خوانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کو تراکیب و قوافی پہ پورا کنٹرول ہے۔ ”سلام رضا“ کے ایک

مشکل شعر کی دیکھئے کیسے تضمین کی ہے۔

برگزیدہ حبیبِ صمد پر دُرود

شاہِ خوبانِ شمشادِ قد پر دُرود



آپ پر آپ کے اب وجد پر دُرود  
 پر تو اسم ذات احد پر دُرود  
 نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام  
 سادگی و پرگوئی کی مثال دیکھئے۔

بادِ عرفان سے غنچے چٹکنے لگے  
 آگہی کے گلستاں مہکنے لگے  
 نور قرآن سے سینے چمکنے لگے  
 اندھے شے جھلا جھل دھمکنے لگے  
 جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام  
 بندشِ قافیہ کی مہارت دیکھئے۔

پست و بالا، یسار و بیمیں، پیش و پس  
 ان کا محتاجِ رحمت ہے ہر ذی نفس  
 بیکسوں کو سرِ حشر ہیں آپ بس  
 خلق کے دادرس، سب کے فریاد رس  
 کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام  
 غرض پوری تضمینِ فکر و فن، ذوق و مستی، عشق و وفا، سوز و گداز سے بھرپور  
 ہے۔ لگتا ہے شعر نہا نخانہ دل سے نکلے ہیں، جیسی اثر انگیز ہیں۔  
 دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے  
 پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

زیادہ کیا لکھوں، اللہ اپنے محبوب کی توصیف و ثنا کے یہ خوش رنگ، خوشبو ریز، پھول قبول فرمائے۔ جناب طارق کے لیے، ادارہ فروغ افکارِ رضا برہان شریف (انٹک) کے روح رواں عالی جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کیلئے ناشر رضویات الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی کے لیے اس نیاز کشیں کیلئے، سب اہل محبت کیلئے تو شہ آخرت بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں امین باد

غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ)

۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ

# عاشقان رسول ﷺ کیلئے نعمت غیر مترقبہ

از: ماہر اقبالیات سید نور محمد قادری

مسلمان شعرائے کرام کے دلوں میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جو گہری اور سچی عقیدت موجزن ہے۔ اس کا اظہار انہوں نے تمام اضاف سخن مثلاً غزل، قصیدہ، مثنوی اور رباعی وغیرہ میں بڑی محبت، لگن اور پرکاری سے کیا ہے۔ یوں تو دنیا کی کوئی بھی ایسی زبان موجود نہیں جس میں نعت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود نہ ہو لیکن عربی، فارسی اور اردو میں نعت کا ذخیرہ اتنا موجود ہے کہ اگر اسے مرتب کیا جائے تو بلا مبالغہ ہزار ہا جلدوں میں بھی نہ سما سکے لیکن اس عظیم اور ضخیم ذخیرہ میں جو مقبولیت حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے عربی قصیدہ

امن تذکر جیران بذی سلم

مزجعت مدعاً جری من تعلقہ بدم

اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلامیہ قصیدہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کو حاصل ہوئی ہے اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ شارح اقبال پروفیسر

یوسف سلیم چشتی مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

”مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار ابد  
 قرار، زبدۂ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں جو سلام منظوم پیش کیا  
 تھا، اسے یقیناً شرف قبول حاصل ہو گیا کیونکہ ہندو پاک  
 میں شاید ہی کوئی عاشق رسول ایسا ہوگا جس نے اس سلام  
 کے دو چار شعر حفظ یاد نہ کر لیے ہوں۔

(ماہنامہ ”ندائے حق“ لاہور جون ۱۹۶۰ء ص ۳۱)

صاحبِ دل اور صاحبِ ذوق شعرائے کرام نے اظہارِ عقیدت کے طور پر  
 اس مبارک قصیدہ کی تضمین کی ہے۔ یہ قصیدہ ۱۷۱ اشعار پر مشتمل ہے اور ہر شعر  
 بجائے خود ایک نعت ہے۔ تضمین نگار حضرات کی تعداد درجن بھر سے کم نہ ہوگی  
 لیکن جو مقبولیت جناب اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ اور سید صابر القادری رحمۃ اللہ  
 علیہ کی تضمینوں کے حصہ میں آئی ہے وہ اپنی جگہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔

حال ہی میں ایک کم معروف اور گوشہ نشین صاحبِ دل اور وسیع المطالعہ  
 شخصیت نے اس سلامِ ثریا مقام پر جو تضمین لکھی ہے وہ بجائے خود ایک کارنامہ  
 ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے سلام کی معنویت اور خوبیوں کو تضمین میں اس  
 طرح سمودیا ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ تضمین بلا مبالغہ  
 جناب صابر القادری رحمۃ اللہ علیہ اور مرغوب اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ کی تضمینوں  
 کی صف میں جگہ پانے کی حق دار ہے۔ اس شخصیت سے مراد جناب محمد عبدالقیوم  
 طارق سلطان پوری ایم اے ہیں جو اس وقت حسن ابدال میں درویشانہ زندگی

گزار رہے ہیں۔

تضمین کے چند بند ملاحظہ ہوں۔

رودبارِ نعیم، آبتارِ کرم  
 جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختم  
 دل نوازِ عرب، فیض بخش عجم  
 سروِ نازِ قدم، مغزِ رازِ حکم  
 یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام  
 وہ بلائیں تو آئیں شتاباں شجر  
 وہ تقاضا کریں لب کشا ہوں حجر  
 نائبِ کبریا ہیں وہ المختصر  
 صاحبِ رجعت شمس و شق القمر  
 نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام  
 باعثِ بزمِ تکوین، محبوبِ رب  
 حکمتِ آموزِ دوراں و امی لقب  
 اصلِ ایمان و دین جس کا پاس و ادب  
 سببِ ہر سبب منتہائے طلب  
 علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام  
 وہ جو ہیں وجہِ تخلیقِ ارض و سما  
 وہ جو قاسم ہیں، مختارِ ملکِ خدا

ان کے دست تصرف میں کیا کچھ نہ تھا  
 کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا  
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام  
 آشکار ہو گئی عظمت مصطفیٰ  
 ان کے سر پر ہی تاج شفاعت سجا  
 ہو یہ ناچیز طارق بھی نغمہ سرا  
 جب رضا سے فرشتے کہیں ہاں رضا  
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 امید ہے کہ یہ تضمین عاشقانِ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے  
 لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ ہوگی۔

فقط

سید نور محمد قادری

## روح پرور اور ذہن افروز درود و سلام

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر

اللہ تعالیٰ نے سید البشر، امام الانبیاء، شفیع المذنبین اور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

”اے حبیب! اگر ہم تمہیں پیدا نہ کرتے تو اس کائنات کو بھی پیدا نہ کرتے۔“ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو رفعت بخشی۔ پارہ ۳۰، الانشراح: ۴)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تمہارے لیے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ پارہ ۲۱ سورہ احزاب) وَاِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (اور بے شک تم بڑے خلق پر (فائز) ہو۔ پ ۲۹ القلم: ۴)

قیامت کے دن جب تمام مخلوقات کو ختم کر دیا جائے گا تو کوئی کسی کا ذکر کرنے والا نہ ہوگا مگر اللہ کے حبیب کا ذکر اس وقت بھی ہو رہا ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والا خود خدا ہے جو حی و قیوم ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ (بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور



بھیجتے رہیں گے۔ سورہ احزاب پارہ ۲۲ آیت ۵۶)

یہ ایک صدقت ہے کہ: ”نابعہ روزگار امام احمد رضا محقق بریلوی ستر سے زیادہ علوم و فنون پر حاوی تھے مگر عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان پر حاوی تھا۔“ گویا مفسر، محدث اور فقیہہ حضرت امام رضا بریلوی قدس سرہ کا مشن ہی ”عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ ..... جس کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے ..... کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا، پھیلانا اور وسعت دینا تھا۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے

چنیں و چناں تمہاری لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے

لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

حقیقتاً جب امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان حضرت سرور کونین، ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ثنا کے لئے وا ہوئی تو بے مثال سلامِ رضا جس کا مطلع ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صفحہ رقم طاس پر رقم ہوا۔ یہ سلام اے اشعار پر مبنی ہے۔ اس کا ہر شعر خلوص و عقیدت اور عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔

یہ برجستہ و بر محل الفاظ و معانی کا ایسا حسین و جمیل گلدستہ ہے جس کی خوشبو اقصائے عالم میں پھیل چکی ہے۔ اس میں مشرق و مغرب کی تخصیص نہیں بلکہ

جہاں جہاں اُردو پہنچی ہے وہاں وہاں تک ”سلامِ رضا“ کا شہرہ ہی شہرہ ہے اور اس مقبولیت میں روز افزوں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

یہ روح پرور اور ذہن افروز دُرُود و سلام اپنے شگفتہ پن کے باعث سننے والوں کے سوائے ہوئے ضمیر کو جگا دیتا ہے۔ اسے والہانہ انداز سے پڑھئے تو یہ قلبی و روحانی سکون کا سبب بنتا ہے۔ یہ اخلاق کے سنوارنے اور نکھارنے کا ضامن ہے۔ یہ تطہیرِ روح اور تزکیہ نفس کے لیے اکسیر ہے۔

چشمِ بینا سے اس کیفیت سے تجدیدِ حیات حاصل کیجئے جس میں بوڑھے، جوان اور بچے سبھی جھوم جھوم کر کیف و مستی اور سرشاری و سپردگی کے عالم میں دستِ بدستہ کھڑے ہو کر پرِ نَمِ آنکھوں کے ساتھ یہ سلام پڑھتے ہیں۔

”سلامِ رضا“ میں سرکارِ مدینہ کا سراپا اور عہدِ طفولیت سے لے کر عہدِ نبوت تک کا نقشہ ایسے انداز میں کھینچا گیا ہے جس کا جواب نہیں۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پوری سیرت سامنے آ جاتی ہے۔ اس میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے مطالب کو بطریق احسن سمویا گیا ہے۔

”سلامِ رضا“ سے واضح گاف ہوتا ہے کہ اس کے تخلیق کار کا دل عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا تو ہے ہی حبِ اہل بیت و صحابہ کرام رضوان علیہم پھر آئمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین خاص کر سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے معمور ہے۔ اسی لیے ان کی درخواستِ انفرادی یا ذاتی نہیں بلکہ جماعتی اور اجتماعی ہے۔ کہتے ہیں۔

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں  
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام  
 ہمارے آج کے تضمین نگار جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے  
 ”بارانِ رحمت“ میں اسی شعر پر خوبصورت انداز میں تضمین کہی ہے۔ ملاحظہ  
 فرمائیے:

طالبِ رحمت میں ہی تنہا نہیں  
 ان کی تسنیم کا کون پیسا نہیں  
 کون محتاج ان کے کرم کا نہیں  
 ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں  
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح عروض یا اصطلاح شعراء میں تضمین کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی  
 نظم میں داخل یا چسپاں کرنا یا دوسرے کے شعر پر مصرعے یا بند لگانے کو کہتے ہیں۔  
 (فرہنگ آصفیہ جلد اول، مولوی سید احمد دہلوی، لاہور، طبع دوم ۱۹۸۷ء  
 ص ۶۱۰ نور اللغات جلد دوم، مولوی نور الحسن نیر، لاہور، ۱۹۸۵ء ص ۲۶۹)  
 جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے اپنی تضمین ”بارانِ رحمت“ کا  
 انتساب جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کے نام کیا ہے۔ جو سوز و گداز  
 سے لبریز دل کے مالک ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے والد و شیدا ہیں۔ انہی کی لگاتار ترغیب و تشویق کا حاصل یہ تضمین ہے۔ اب  
 وہی اس کی معیاری اور دیدہ زیب اشاعت کا بندوبست کر رہے ہیں۔

اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کے لیے صدقِ دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ لا الہ الا اللہ میں توحید باری تعالیٰ کا اقرار ہے جبکہ محمد رسول اللہ میں رسالت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اعتراف ہے۔ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے کے بغیر معرفت الہی کا حصول ناممکن ہے۔ اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و پیروی کے سوا کوئی اور سبیل نہیں ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۝

(آل عمران ۱۱)

”کہہ دو اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں چاہے گا“ ..... اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کی بڑی اہمیت و وقعت ہے۔ اسی لیے اسلام کا سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا سب سے بڑا پہلو رسالت ہے اور رسالت کا تعلق پوری انسانیت سے ہے چونکہ رسول مقبول ﷺ کی شخصیت سے رسالت کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کی زندگی فقط پیدائش سے وفات تک کے واقعات میں دوسرے اشخاص و افراد کی زندگیوں کی طرح مقید نہیں ہو سکتی۔ نتیجتاً سیرۃ النبوی ﷺ کے دائرے میں چند تاریخی واقعات اور سوانح حیات ہی نہیں آئیں گے۔ سارا قرآن آ جائے گا، ساری ہدایات و

تعلیمات آئیں گی، تمام احکام و قوانین اور فرامین و مکاتیب، عقائد و عبادات اور معاملات و آداب آئیں گے بلکہ ان تمام رفقاء کے حالات بھی جن کی خاص تربیت آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور مختلف ذمہ داریاں ان کو تفویض کیں۔

ہمارے تضمین نگار جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے ”بارانِ رحمت“ کو منظر عام پر لانے سے پیشتر سعی بلیغ کی کہ وہ متذکرہ بالا حقائق جو ”سلامِ رضا“ کی روح ہیں..... کو دل و دماغ میں کما حقہ جذب کر لیں۔

یہ تضمین ان کے لیے ایک بہت بڑا امتحان تھی۔ مگر وہ ”سلامِ رضا“ کی گہرائی میں اترے اور گیرائی کا بھی احاطہ کرنے کی کوشش کی۔ یوں جناب طارق کی نبی پاک سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و فضائل اور تعلیمات و برکات کو سمجھنے اور انہیں شعر میں موتیوں کی طرح پیش کرنے کی تگ و دو میں کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے عبدالقیوم طارق ”بارانِ رحمت“ کا تحفہ دے کر کامگار و بامراد ہوئے ہیں جو ان کے لیے توشہٴ آخرت بھی ہے۔ جس میں جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری بھی برابر کے شریک ہیں۔

”بارانِ رحمت“ کو شروع سے آخر تک زیر مطالعہ لائیے یہ اپنے اندر بلا کی جاذبیت لیے ہوئے ہے۔ یہ پھولوں کے باغ کی مانند ہے جس کا دروازہ کھلتے ہی بھینی بھینی خوشبو نہ صرف دل و دماغ کو طراوت بخشتی ہے بلکہ وہ قاری کو کچھ نہ کچھ مثبت انداز میں کرنے آمادہ کر لیتی ہے۔ وہ اس حدیث مبارکہ:

”جس شخص کے دودن ایک ہی جیسے گزرے وہ گھائے میں رہا“ کو اپنائے

بغیر نہیں رہتا۔

”بارانِ رحمت“ سے فکر امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جو

قرآن و سنت سے پروان چڑھی ہے، مزید زندہ، تابندہ اور پائندہ ہوئی ہے۔

آئیے اب ہم حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے توانا و مستحکم دُرود

و سلام، کی چمک دمک میں جناب عبدالقیوم طارق سلطان پوری کی سجائی ہوئی محفل

میں لذتِ روح کی خاطر چند تضمینوں کی رخشندگی و درخشندگی ملاحظہ کریں:

ماہِ کنعانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مہرِ فارانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

منظرِ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کبریا کی عنایت پہ اعلیٰ دُرود

ذاتِ باری کی رحمت پہ اعلیٰ دُرود

شاہِ بطحا کی بعثت پہ اعلیٰ دُرود

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود

حقِ تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہے بلاشبہ واللہ جس کی ثنا

عنبرین باغِ عالم کی جس سے فضا

جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا  
 وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا  
 لکہ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 رحمتِ کبریا کا معاً ہو نزول  
 ہاتھ پیش خدا جب اٹھائیں رسول  
 گوہرِ آرزو کا ہو فوراً حصول  
 وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قبول  
 اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام  
 وہ حمیدہ صفات و ستودہ شیم  
 اس کا اجلال و اکرام ہوگا نہ کم  
 از ازل محترم تا ابد محتشم  
 کھائی قرآن نے خاکِ گذر کی قسم  
 اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام  
 دلدہی کی روش پر کروڑوں دُرد  
 پیارِ والی روش پر کروڑوں دُرد  
 سب سے اچھی روش پر کروڑوں دُرد  
 سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں دُرد  
 سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام  
 آشکار ہوگئی عظمتِ مصطفیٰ



ان کے سر پر ہی تاج شفاعت سجا  
 ہو یہ ناچیز طارق بھی نغمہ سرا  
 جب رضا سے فرشتے کہیں ہاں رضا  
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

الحمد لله

محمد انعام الحق کوثر

(پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر)

سابق ناظم تعلیمات (ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم

بلوچستان) کوئٹہ و چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ

سیکنڈری ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ و چیئرمین انٹر بورڈ کمیٹی

آف چیئرمین پاکستان، اسلام آباد۔

سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ)

۲۷۲۔ اے۔ او، بلاک ۱۱۱

سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ / ۲۳ جنوری ۱۹۹۵ء

## حدیقہ حفیظ

از: مولانا محمد حفیظ نقشبندی

طرحی مشاعروں میں شعراء کو ایک مصرعہ دے دیا جاتا ہے کہ وہ اس پر طبع آزمائی کریں۔ شاعر دیئے گئے مصرعے کے قریب قریب اگر گره لگا لے تو اسے بے حد سراہا جاتا ہے، پھر نعت یا غزل میں وہ اپنے خیالات، جذبات اور اگر اللہ توفیق دے تو قلبی واردات کا اظہار کرتا ہے جبکہ تضمین میں ایسا نہیں ہے بلکہ تضمین کے ہر شعر پر شاعر کے خیالات کے مطابق مصرعے لگائے جاتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ تضمین کہنے والے شاعر نے اپنے کلام اور جس کلام پر تضمین ہو رہی ہے کہاں تک مماثلت پیدا کی ہے۔ میرے دیرینہ کرم فرما حضرت طارق سلطان پوری صاحب نے جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور زمانہ سلام پر جو تضمین کہی ہے ایسا لگتا ہے مدینہ شریف سے آنے والی مشکبار ہواؤں میں بیٹھ کر تضمین کی ہے۔ بعض اشعار پر تو گمان ہی نہیں ہوتا کہ تضمین ہے بلکہ قاری یہ سمجھتا ہے کہ یہ بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ یہ خوبی جناب طارق سلطان پوری صاحب کی کہی ہوئی تضمین میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ طارق صاحب ملک کے ممتاز نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کو تاریخ گوئی میں بھی ید طولیٰ حاصل ہے زیر نظر تضمین سے یہ بات روز روشن کی

طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جن خوش نصیب شعراء نے اعلیٰ حضرت  
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلام پر تضمین لکھنے کا شرف حاصل کیا  
ہے ان میں طارق سلطان پوری کا نام نمایاں رہے گا۔ تضمین کا ہر  
شعر اپنے اندر تاثر اور سوز و گداز کا ایک خزانہ لیے ہوئے ہے۔  
برجستگی، شیفتگی اور نغمگی طارق سلطان پوری کے کلام کا خاصہ ہیں۔  
میری دعا ہے کہ ع

مہکے تیرے شعروں کی مہک اور زیادہ

خاکسار محمد حفیظ نقشبندی کراچی

۱۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء

## جواہر منظوم

سلام رضا کی تضمین ”بارانِ رحمت“ پر  
 ارباب علم و دانش کے مضامین و  
 مقالات کے بعد اس پر لکھے گئے  
 قطعات ملاحظہ فرمائیے۔

صابر حسین شاہ

# ”پاک قطعہ تاریخ“

۱۴۱۸ھ

”نغمہ بارانِ رحمت“

۱۹۹۷ء

”تصنیف وسیع مزاج طارق سلطان پوری صاحب“

۱۹۹۷ء

ہیں طارق نہایت خوش اوصاف شاعر  
ولائے بزرگانِ دیں کے صلے میں  
جو تصنیف ہے ان کی وہ معتبر ہے  
سلام رضا پر یہ تضمین واللہ  
ہے پر کیف و پرسوز ہر بند اس کا  
اسے پڑھ کر ہم نے یہ مانا کہ طارق  
پڑھیں گے اسے اہل حق صدق دل سے  
ہے اہل سخن میں بڑی ان کی عظمت  
ہے حاصل انہیں علم و عرفان کی دولت  
مسلم ہے یوں ان کی فہم و فراست  
ہے بے حد مرصع بڑی خوبصورت  
نمایاں ہے اس میں فصاحت بلاغت  
ہے اک عاشق صادق اعلیٰ حضرت  
ہے یہ جو ہر مسلک اہل سنت

کہو اس کا سال اشاعت یہ صابر

”نمودِ شریعت ہے بارانِ رحمت“

۱۹۹۷ء

صابر براری

۱۰/۰۷/۹۷

”قطعہ تاریخ طباعت“

”طلوع تضمین“

۱۴۱۵ھ

”جہدِ بلغ عبدالقیوم طارق سلطان پوری“

۱۹۹۵ء

مہکتے ہیں گل اس سے مہر و وفا کے  
 کوئی حد نہیں اس کی تابندگی کی  
 سلامِ رضا کی پیامِ رضا کی  
 معطر معطر فضائے ادب ہے  
 بہت خوب ہے اس کا طرزِ تکلم  
 سمجھتے ہیں تضمین گوئی کو طارق  
 دلوں میں مکیں ہے بارانِ رحمت  
 عجب اک نگیں ہے بارانِ رحمت  
 شرح بہترین ہے بارانِ رحمت  
 بڑی دل نشیں ہے بارانِ رحمت  
 سخن کی امیں ہے بارانِ رحمت  
 دلیل مبیں ہے بارانِ رحمت

مہجور کہتے تاریخ تضمین

”نذرِ حسین ہے بارانِ رحمت“

۱۹۹۵ء

سید عارف مہجور رضوی  
 گجرات

## ”قطعہ تاریخ طباعت“

تصنیف منیف موسومہ ”بارانِ رحمت“

تضمین برسلام اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

مصنفہ جناب طارق سلطان پوری مدظلہ

برسلام اعلیٰ حضرت طارق ذی علم کی ہے یہ تضمین تمیں اک شاہکارِ فکر و فن  
اس میں ہے ممدوح خالقِ کارِ م ذکرِ حسین اور حسینانِ معانی کا انوکھا بانگِ پن!!  
برقِ حق نے خرمنِ باطل کو خاکِ ستر کیا نظم ہے آئینہ وارِ جذبہٴ باطل شکن  
گلشنِ صدرِ رنگِ مہرِ کائے مشامِ جان و دل ہیں بلا تخصیصِ قرباں اس کے شیخ و برہمن  
شاملِ احوالِ جس کے ہو گیا لطفِ رسول حشر میں بھی ہوگا اس پر ظلِ رب ذوالہمن  
نعمتیں کونین کی حاصل ہیں اے طارق تجھے! ہے یمِ عشقِ محمد تیرے دل میں موجزن!

فکرِ سالِ طبعِ تضمین پر فدا سے بر محل

گفت ہاتف ”جلوۃ صبح گلستانِ سخن“

۱۴۱۵ھ

رقیمہ ابوالطاہر فدا حسین فدا

مدیر ماہنامہ مہر و ماہ لاہور



# قطعہ تاریخ تکمیل ”بارانِ رحمت“

تضمینِ ثمین بر سلام

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان القادری البریلوی رحمۃ اللہ علیہ

”محمد مغزراز حکم“ ”عطاءے حدائق بخشش“ ”آوازِ اذانِ رحمت“

۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ

”باغِ رحمت شاہِ والا“

”مہرِ خلقِ عظیم“

”ارمغانِ اہلِ وفا“

۱۹۹۵ء

۱۹۹۵ء

۱۳۱۵ھ

خدا و نبی کی خصوصی عطا

ہے مشہور عالم سلام رضا

زلطف خدا و حبیب خدا مکمل ہوا کام تضمین کا

یہ فیضانِ احمد رضا خان ہے یہ کارِ اہم میرے بس میں نہ تھا

تھی فکر اس کی تاریخ تکمیل کی یہ آوازِ غیب میں نے سنا

یہ ہے ارمغانِ خلوص و نیاز بہ دربارِ دربار خیر الورا

مبارک یہ اتمامِ سعی جمیل بڑا ہی یہ اعزاز ہے مرحبا

خوشا یہ تیری کاوشِ دل پذیر سن اے ”فیضیابِ کمالِ رضا“

پئے سال تکمیل تضمین خوب کہو ”جو بن فکر احمد رضا“

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ (سال طباعت)

”باران رحمت“

۲۰۰۱ء

۱۴۲۲ھ

”اوج بزم فیضانِ رضا“

۲۰۰۱ء

میں نے جب سے پڑھا ہے سلامِ رضا  
تھا مجھے اشتیاق اس کی تضمین کا  
میں نے اس کی کچھ سال قبل ابتدا  
کام حد سے زیادہ یہ دشوار تھا  
از طفیل حبیبِ خدا مصطفیٰ ﷺ  
کی خدا نے مجھے کامیابی عطا  
کبریا و نبی کا کرم ہے بڑا  
کیا مری شاعری، میری تحریر کیا  
دل میں اس کی طباعت کا ارمان تھا  
لہ الحمد وہ آج پورا ہوا  
سال اس کی طباعت کا طارق کہا  
حب سرکار ہے ”اصل فکرِ رضا“

۱۴۲۲ء

طارق سلطانی پوری

حسن ابدال

تَلَعُّ الْعُلَمَاءُ بِحَمَلِهِ

كَشَفَتِ اللَّهُ بِحَمَلِهِ

حَسَنَتْ مَمْنَعِ خِصَالِهِ

صَلَوَاتِهِ وَرَأَاهُ

مدرسہ ضیاء الاسلام

و  
رضافرہ ڈسپنری

مسجد رضا، محمدی سٹریٹ، محبوب روڈ، چوک رضا

چاہ میرال، لاہور۔ ۳۹

نوٹ

بیرونی حضرات قربانی کی کہالیں  
فروخت کر کے رقم بذریعہ منی  
آرڈر درج ذیل پتے پر روانہ فرمائیے

منجر رضا اکیڈمی مسجد رضا، محبوب روڈ

چاہ میدات لاہور

ملشتہ

رضاء اکیڈمی لاہور

اہالیان شمالی لاہور سے اپیل  
ہے کہ عقیدہ کی درستی اور

سکک کی حفاظت کی

خاطر اپنے بچوں کو مدرسہ

ضیاء الاسلام

میں تعلیم دلائیے۔ نیز

تمام اہل سنت سے عموماً

اور رضا اکیڈمی کے

اراکین و علاقہ کے

اہل سنت سے خصوصاً

گزارش ہے کہ مدرسہ

ضیاء الاسلام

اور رضا ڈسپنری کی مالی

معاونت فرمائیے

س

پ



# دعوتِ عمل

1. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ و وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
2. قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
3. فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
4. ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے، یہ بھی تبلیغ ہے اور بہترین تجارت بھی۔
5. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔
6. فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
7. فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
8. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
9. دین متین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں، وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
10. ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
11. رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔

# دعوتِ عمل

1. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ و وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
2. قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”کنز الایمان“ از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
3. فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
4. ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے، یہ بھی تبلیغ ہے اور بہترین تجارت بھی۔
5. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔
6. فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
7. فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
8. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
9. دین متین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں، وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
10. ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
11. رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔